

## ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے خطوط بنام ڈاکٹر احمد خان

ڈاکٹر احمد خان ☆

تمہید:

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ مرحوم (۱۹۰۸ء-۲۰۰۲ء) سے میری واقفیت "معارف" (اعظم گڑھ) کے واسطے سے ہوئی جو میرے پاس سن ۱۹۵۶ء سے آ رہا تھا<sup>(۱)</sup>۔ اس علمی رسالے میں ڈاکٹر صاحب کے مضامین بے حد و قیع اور پُراز معلومات ہوتے تھے۔ کبھی کبھی مستشرقین کی عالی ایجمن کی کافرنزوں سے متعلق روادادیں بھی چھپتی تھیں۔ ان میں ذکور مقالات کے عنوانات میرے لئے قدرتی طور پر بہت ہی ڈچپی کا باعث ہوتے۔ چنانچہ پہلا خط جو ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں میں نے ارسال کیا وہ انہی کافرنزوں سے متعلق فروری ۱۹۵۹ء میں لکھا گیا۔ معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب کا پتہ کہاں سے ملا، یا پھر معارف ہی میں ان کے کسی چھپنے والے علمی خط کے شروع میں دیکھا تھا۔ ان کی طرف سے حوصلہ افزای جواب پا کر اس میں ذکور پبلشر (ای جے بریل، ہالینڈ) سے ذکورہ کافرنزوں کی روادادوں کے ضمن میں رابطہ قائم ہوا۔ جس نے مجھے آئندہ زندگی میں بے حد فائدہ دیا۔ ان کی موقعی اور ماہوار فہرستوں میں مستشرقین کے بے شمار کاموں اور خدمات سے آگاہی کے علاوہ یورپ میں اسلام اور مشرقیات پر چھپنے والی کتب سے واقفیت پیدا ہوئی۔

اسی سلسلے میں میری خط و کتابت ڈاکٹر صاحب سے ہوتی رہی، تا آنکہ میرا تعلق ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) سے ہوا، پھر ادارے کی لائبریری میں میری خدمات کا انہیں علم ہوا تو اس تعلق سے ان کی مراسلت کا سلسلہ مزید تیز ہوا اور وہ ۱۹۸۸ء کے نومبر تک برابر قائم رہا۔ کوئی تیس سالوں پر محیط یہ عرصہ زندگی کا ایک قیمتی حصہ ہے۔

اس عرصہ میں تحریر کئے گئے خطوط سے آپ اندازہ لگائیں گے کہ ڈاکٹر صاحب کس قدر کاموں میں مشغول اور کسی ایک سے نہیں بلکہ یہی وقت علم کے مختلف میدانوں میں کام کرتے ہیں۔ کسی معاملہ میں آخری مقام ان کے ہاں تب آتا جب ان کا دل پوری طرح مطمئن ہو جاتا، ورنہ وہ اس غیر مطمئن نگتے کے حل کے لئے سرگردان رہتے۔ ان خطوط میں ڈاکٹر صاحب کی کئی تالیفات، کئی نئی خدمات پر روشنی پڑے گی۔ علم کے کئی گوشے سامنے آئیں گے جن کے بارے میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے خیالات اور عمق تحقیق سے آگاہی ہوگی۔ ان سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ ڈاکٹر صاحب کس شوق، توجہ اور انہاں سے اپنے چاہنے والوں کی حوصلہ افزائی اور خدمت کیا کرتے تھے۔ کسی قدر معلومات اور کتابوں سے مطلوب لبے لبے اقتباسات بلکہ بعض اوقات پورے کے پورے رسائلے اپنے ہاتھ سے باریک اور واضح قلم کے ساتھ لکھ کر دیا کرتے تھے۔

ان مکتوبات سے مکتب الیہ یعنی میری خدمات جو میں نے ڈاکٹر صاحب کے لئے سراجام دی ہیں، ان کے بارے میں پتہ چلے گا۔ تواضع کے اس پیکر نے میرے لئے جو تکریبی القابات اور محبت والفت کے خطابات ان خطوط میں فرمائے ہیں، وہ میرا ایک نہایت ہی قیمتی سرمایہ ہے۔

میں ڈاکٹر صاحب کی مطلوب کتابوں کے اقتباسات جو کافی طویل ہوتے تھے، فوٹو بنوا کر بھیجا کرتا تھا، مگر ڈاکٹر صاحب کے خطوط مختصر بغیر کسی تمہیدی کلمات کے ہوتے تھے، جو مذاہنت و لپٹی باتوں سے مبراہوتے مگر اپنے مقصود کی پوری وضاحت کرتے۔ ہاں ہر خط میں اپنا پتہ ضرور لکھتے تھے، اور پھر عیسوی سن کے ماحول میں ہجری سن استعمال کرتے تھے۔ اس بات کے بتانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کہ موصوف خطوط کا جواب نہ صرف جلدی دیتے، بلکہ بیسوں ایسے خطوط کے جوابات دینے کے لئے ایک دن (غالباً اتوار) مقرر کر رکھا تھا، اس کا پابندی سے اتزام کرتے تھے۔

خط لکھنے والے اور جس کی طرف خط لکھا جاتا ہے، کچھ عرصہ کے بعد میں السطور Understanding پیدا ہو جاتی ہے، جس کا قاری کو علم نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ سے کئی مقامات پر قاری کے لئے غوض پیدا ہو جاتے ہیں، ان کی وضاحت کے لئے تشریحی نوٹس بے حد ضروری ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے بھی اس امر کا اتزام کیا ہے۔

آخر میں ان خطوط کی طباعت سے متعلق ایک وضاحت ضروری ہے جو ڈاکٹر موصوف ہی کا مقصود ہے۔ میں نے بہت پہلے اکتوبر ۱۹۷۳ء پھر جون ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر صاحب (مکتب نمبر ۱۶) سے خواہش ظاہر کی تھی کہ ”آپ کے خط جمع کرنا چاہتا ہوں، جن حضرات کی طرف آپ خط لکھتے

رہے ہیں ان کے پتہ جات سے مجھے مطلع فرمائیں، میں خود ان سے آپ کے خطوط کی نقل حاصل کر لوں گا،” مگر آپ نے میری کوئی حوصلہ افزائی کی اور نہ حوصلہ فرمائی۔ میں اس سلسلے میں بھارت کے سفر (۱۹۸۲ء) کے دوران بھی لوگوں سے عرض کرتا رہا، غالباً ”صدق جدید“ میں اشتہار بھی دیا، مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ تاہم ڈاکٹر صاحب کو بار بار یادوچانی کی کوشش کرتا رہا اور انہیں اپنے مقصود کے لئے کہتا رہا تا انکہ آپ نے مجھے یہ لکھ کر چپ کرا دیا کہ:

”آدمی خط قلم یا جواب خط قلم برداشتہ لکھتا ہے۔ اس پر اتنی احتیاط نہیں برداشتی مثلاً کسی مقالے یا کتاب میں<sup>(۲)</sup>۔ اس لئے میرے خطوط کی اشاعت مجھے پسند نہیں، بجو اس کے کہ خط کسی رسائلے یا اخبار کو اشاعت ہی کے لئے لکھوں۔ بہر حال انتفار کیجئے تاکہ میری زندگی کا آخری خط لکھ کر چلا جائے“<sup>(۳)</sup>۔

چنانچہ ہم نے موصوف کی خواہش و تمنا کا خیال رکھا ہے، اور اپنے ہاں موجود ان کے خطوط کو شائع کرنے کی بایس وجہ جسارت کر رہے ہیں کہ، ان سے ڈاکٹر صاحب کی زندگی پر لکھنے والوں کے لئے مواد ہے، ان میں ڈاکٹر صاحب کے کاموں پر روشنی پڑتی ہے۔ مزید براں ان میں علمی معلومات ہیں جن سے ہم دوسروں کو محروم نہیں رکھنا چاہتے اور پھر مرحوم کی زندگی کا آخری ورق بھی تھے ہو چکا۔

۱۔ میں نے میرک کے بعد ٹپر ٹرینگ کے سلسلے میں ۱۹۵۲ء میں گورنمنٹ نارول سکول گجرات میں داخلہ لیا، تو وہاں ایک نہایت عمده خط میں یہ رسالہ ”معارف“ میری توجہ کا مرکز بنا رہا تھے میں باقاعدگی سے ہر ماہ پڑھا کرتا تھا۔ پھر اس ٹرینگ کے بعد جب باقاعدہ ملازمت شروع ہوئی تو ”معارف“ اپنے گھر پر مکونا شروع کر دیا تھا۔

۲۔ اس خواہش میں بھی ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کی عمدگی اور تحقیق کی بلند کرداری کا مظاہرہ کیا ہے، جو قابل دید ہے۔

۳۔ دیکھنے کتب نمبر ۳۶۔

پارسی ۲۰ جولائی ۱۹۸۵

### مذکور

اسلام علیک و رحمۃ اللہ در ۷۷ ہے۔ آپ کا ۲۲ مئوہر کا نازش نام کل پہنچا۔ مزدیں دوسرا ہے۔ آپ کو یہ اکثر خست دیتا رہتا ہے۔ ابھی بارہ نوچ کا خست کا موقعہ تھے تو جتنی سستہ ہوتے ہے ۱۰ بیان سے باہر ہے۔ یوں بھی یہ علم کی۔ یعنی آپ کا خستہ ہوئے ہے۔ دست ایشیا کے فہیما کے رہب منظر درستہ فہیما کے ہوا ہے۔

یوست صنایا تادا چی  
Prof. Dr. Yusuf Ziy Karatay  
Dean of ~~the~~ Islami Hukm Fakültesi  
Edzakademie / Turquie

نے دسویں۔ سال قبل میر کو کہا گیا جو، جبکہ ۱۹۷۰ ہے، جیپ بھی ای اونٹیاں باہر ہی موجود ہو گا، خود کا یہ کی حاجت نہیں۔ اگر رہ جیسا ہوتا تو یہ فرتو کا پہنچنا سب نہ ہوتی کہ مولت کو سبھیات پہنچا پہنچنے ہے۔ اس بـ رہنمایت بلادور ۱۹۷۰ء کا حصہ ۱۹۸۳ء میں  
فرانسیسی

عبد العزیز الدوری نے ۱۹۶۶ء میں ایڈریس کے لئے دو مجلہ میں تیار کیا جو  
islamica  
Bibliotheca نے سال ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۱ء میں ناشر Franz Steiner  
Wiesbaden میں شائع کیے۔

علم ہوا کہ المدرسہ الاعلیٰ لاسٹیونیات بیرون نے تمہارے الحمدوری  
کے ایڈٹ کردہ دو مجلہ میں ۱۹۶۶ء اور ۱۹۶۹ء میں شائع کیے۔ یہ نے دیکھی پہنچ دو  
مجلہ میں در صورتیت کے بعثت اج کتب کا نام میں ان کو نکلا کہ بعد دیکھ نہ سکا کہ  
یہ کہا جائز ہے۔

آپ کو سدم ہو گا جالسیں ایسے سال قبل اسرائیل میں لے اس کی دو ایک  
طبیعتیں جیسیں جن کو بنیاد دیتے جوں سے (خود سے) کہر ہے جو ہے ایڈٹ، غایب  
دیکھنے کیلئے ہے۔

ایہ سلامت کافی ہے یا بجزیہ تعلیل ہے؟

شایعہ

کرامہ

(عکس: مکوب بام ڈائٹر احمد خان)

# خطوط

[1]

۲ مارچ ۱۹۸۳ء

## عزیز محترم

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته۔ آپ کا ۷۲ فروری کا نوازش نامہ کل پہنچا۔ ممنون و مسرور کیا۔ آپ کو میں اکثر زحمت دیتا رہتا ہوں۔ کبھی کبھار آپ کی خدمت کا موقع ملے تو جتنی سرت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ یوں بھی یہ علم کی، یعنی اپنے آپ کی خدمت ہوتی ہے<sup>(۱)</sup>۔

وسط ایشیا کے فقهاء کے ایک شخص دور کے فقهاء کے حالات پر یوسف ضیاء قادری Prof Dr. Yusuf Ziy Kavakci, Dean of İslami İlimler Fakultesi Erzurum / Turquie نے دس پندرہ سال قبل مقالہ لکھا تھا جو، جہاں تک یاد ہے، چھپ بھی گیا اور غالباً بازار میں موجود ہو گا، فوٹو کاپی کی حاجت نہیں۔ اگر نہ چھپا ہوتا تو بھی فوٹو کاپی مانگنی مناسب نہ ہوتی کہ مولف کو شہزاد پیدا ہو سکتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

انساب الأشراف للبازری کا ایک حصہ Ahlwardt نے ۱۸۸۳ء میں Greifswald میں شائع کیا تھا (یہ گیارہویں جلد ہو سکے گی)۔

عبدالعزیز الدوری نے ایک جمن علی ادارے کے لئے دو جلدیں تیار کیں جو Bibliotheca Islamica کے سلسلے میں ۱۹۷۸ء اور ۱۹۷۹ء میں ناشر Franz Steiner Wiesbaden نے میں شائع کیں۔

معلوم ہوا کہ الموسسه الاعلیٰ للطبعات بیروت نے محمد باقر الحمودی کی ایڈٹ کردہ دو جلدیں ۱۹۷۸ء اور ۱۹۷۹ء میں شائع کیں۔ میں نے دیکھی نہیں اور جلدی اور مصروفیت کے باعث آج کتب خانہ عام میں ان کو نکلا کر بھی دیکھ نہ سکا کہ یہ کیا چیز ہیں۔

آپ کو معلوم ہو گا چالیس ایک سال قبل اسرائیل میں بھی اس کی دو ایک جلدیں چھپی تھیں جن کو بغداد میں چوری سے (فوٹو سے) کمر بھی چھاپا گیا تھا، غالباً دارال منتی میں۔

کیا یہ معلومات کافی ہیں یا مزید تفصیل چاہئے؟<sup>(۲)</sup>

نیاز مند

محمد حمید اللہ

- ۱۔ میں نے وسط ایشیا کے فقہاء کی کتب کے ضمن میں انگریز کا ایک ارادہ ظاہر کیا تھا، ڈاکٹر صاحب نے اس کو سراہا اور اس ضمن میں ایک اہم مرجم کی نشان دی کی ہے۔
- ۲۔ میری درخواست پر ڈاکٹر قادری نے اس کا ایک نسخہ مرمت فرمایا تھا۔
- ۳۔ انباب لائسراف للبازری کی جملہ منثور حصوں کے پارے میں دریافت کیا تھا۔

[2]

۳۳ رمضان المبارک ۱۴۸۳ھ

مکرمی، سلام مسنون

- ۱۔ پڑھتے: Societe' Asiatique, 1, ru de Seine, Paris کافی ہے<sup>(۱)</sup>۔ میں خود اس کا رکن نہیں ہوں۔
- ۲۔ فرنگی زبانوں میں عربی وغیرہ الفاظ کو لکھنے کے لئے ان گنت اصول رائج ہیں حتیٰ کہ ایک ہی شہر پاریس کے تین مستشرقی رسالوں میں تین مختلف اصول زیر عمل ہیں۔ ایک فوج انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں ملے گا۔ ایک بروکلمان کی GAL میں [ہے]۔ مجریطہ (اپنی) کے Al-Andalus نامی رسائلے کے اصول بھی دلچسپ ہے۔ دیسے ZDMG, JA, JRAS۔ غرض ہر ملک کے مستشرقانہ رسالوں کو دیکھنے تو آپ کو وہاں کے اصول معلوم ہو جائیں گے<sup>(۲)</sup>۔

۳۔ ہر ملک میں محکمہ آثار قدیمہ اپنے آثار قدیمہ پر معلومات شائع کرتا ہے۔ ناظم محکمہ آثار قدیمہ سے مراحت سمجھے یا ہر ملک کے سفارت خانہ، کراچی سے لکھ کر پڑے معلوم کیجئے۔

۴۔ یوروپ میں ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے جو عربی مخطوطات شائع کرتا ہو۔ اہل علم انفرادی اور نجی طور پر کام کرتے ہیں۔ عربی ممالک میں ہر ناشر یہ کام کرتا ہے۔ ایسے ہزاروں پتے بر سر موقع ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔

۵۔ فرانسیسی قواعد صرف دنخواہ آپ کو کس زبان میں مطلوب ہیں؟ اردو شریف میں تو میں کسی کتاب سے واقع نہیں۔ انگریزی اور فرانسیسی میں ان گنت کتابیں ہیں اور سب ہی اچھی ہیں۔ کسی کتاب

فروشن کو لکھئے کہ وہ آپ کو فہرست مہیا کرے اور آپ اس سے انتخاب فرمائیں۔

مغلص

محمد حمید اللہ

۱۔ اخادریں اور انسیوں صدی میں رصیفر سمیت کئی یورپی ممالک میں اشیا یک سوسائٹی قائم ہوئیں، جن میں مشرقی علوم سے متعلق بہت سی کارگزاریاں سانے آئیں، ان میں سے فرانس میں موجود انکی سوسائٹی کے بارے میں معلومات درکار تھیں۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب سے Transliteration کے مناسب قواعد و ضوابط مطلوب تھے۔ برلن کی جرمن کتاب *Geschichte der Arabischen Literatur* جس کی تخلیل فواد سرگین ایک عرصہ سے کر رہے ہیں۔

### [3]

ربيع الآخر ۱۴۸۳ھ

مکرمی دام لطفکم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

ایک سفر سے واپس آیا تو آپ کا عنایت نامہ منتظر تھا، شکریہ۔

وراقت ایک وسیع مضمون ہے<sup>(۱)</sup>۔ میں نے کبھی اس کا خصوصی مطالعہ نہیں کیا، اس لئے معلومات کم ہیں۔ کاغذ پر مجلہ تحقیقات علمیہ جامعہ عثمانیہ کے ایک پرانے نمبر میں پروفیسر جیل الراجن مرحوم کا ایک اچھا مضمون تھا۔ مختلف عصور اور مختلف ممالک کے عربی خطوط کے نمونے مخطوطات کی اساس پر انگلستان اور فرانس میں کئی لوگوں نے چھاپے ہیں (جو بہت گراں ہیں) سنा ہے کہ ایک الیم صلاح الدین المجد نے بھی چھاپا ہے۔ ہامبورگ کے شہنشاہی عربی رسالہ ”فلکر و فن“ نے (جو آپ کو کراچی کی جرمن سفارت سے مل سکے گا) اپنے شمارہ سوم کو عربی خط سے مخصوص رکھا تھا۔ اس میں میرا مقالہ ”صناعة الخط في عصر الرسول والصحابة“ بھی ہے۔ Metz کی جرمن کتاب Renaissance des Islam کا عربی ترجمہ محمد ابو ریدہ نے مصر میں چھاپا ہے۔ اس میں کافی معلومات ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں ”عرب“ کے تحت عربی خط پر بھی بحث ہے<sup>(۲)</sup>۔

”معارف“ میں قاضی الرشید کے مضمون میں ان مضامین کا ذکر ہے جو اس موضوع پر چھپے ہیں۔ کراچی کے ہسپتائیکل سوسائٹی اکتوبر ۱۹۶۳ء کو بھی دیکھئے۔

میں پارلیس یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ہوں۔ صرف پارلیس میں سکونت پذیری پر مجبور ہوں۔  
مخلص

محمد حمید اللہ

- ۱۔ وِرَاقِت، مخلوطات سے مخلق علم ہے جس میں کاغذ کی بنادت، مخلی نسخے کی نقل و مقابلہ، اس کی جلد بندی تک کے مراض متعلق معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں اب تو بہت سے مضامین اور کتابیں سامنے آ چکی ہیں، مگر جب بہت کم تھیں۔ جن کی مجھے مخلوطات سے دلچسپی کے اس ابتدائی دور میں شدید ضرورت تھی۔
- ۲۔ عربی خط کیسے ہا اور اس کی مختلف اقسام، نمونے، ان سے مخلق جملہ معلومات سے متعلق کئی مجموعے اب چھپ چکے ہیں۔
- ۳۔ آدم مترکی اس کتاب میں جس کا عربی ترجمہ بخواں: المہمۃ الاسلامیۃ، البوڑیۃ نے کیا تھا، اس میں مکمل معلومات کی حامل ہے۔

## [4]

۱۳۸۷ھ شعبان

### محتری

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کے شعبہ انتخاص سے میری واقفیت کم ہے۔ صفائی کی لغت ”العیاب“ غالباً ابھی تک چھپی نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔ استانبول میں اس کا نسخہ دیکھا تھا۔ آپ بروکلین اور اس کا تکمیلہ از فواد سرگین (شائع کردہ بریل، لیڈن) دیکھیں تو قرآنیات و لسانیات کے سارے معلوم مخلوطوں کا علم ہو جائے گا اور آپ انتخاب کر سکیں گے۔

کتاب النبات<sup>(۲)</sup> کے پروف درست کر کے کئی سال ہو گئے۔ آپ کویت کی وزارت نشر و ارشاد کو توجہ دلائیں تو ان کا مطبع ممکن ہے ٹس سے مس ہو۔ بات میرے بس کی نہیں۔

طرر الکامل کے اقتباسات دینوری سے مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ معلوم نہیں اس کا مخلوط کہاں ہے۔ (ساری کتاب سے نہیں صرف باقی اجزاء سے مجھے دلچسپی ہے)۔

میری گلی کا پتہ آپ نے غلط لکھا ہے، آئندہ احتیاط فرمائیں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

- ۱۔ پاک و ہند کے معروف عالم حسن بن محمد بن حسن صفائی (۶۵۰ھ) کی عربی لغت میں بہترین کتاب ”العیاب الزاخر

واللباب الفاخر، تب غیر مطبوعہ تھی۔ اس کی اہمیت و قدر و قیمت جانتے ہوئے استاد مخترم مرحوم عبدالعزیز رحمتی نے اس کا ایک مکمل نسخہ آیا صوفیا سے لے کر ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے میں تحقیقی غرض سے محفوظ کیا تھا۔ بعد میں ڈاکٹر پیر محمد حسن مرحوم کو سعادت ملی اور انہوں نے اسے بہت ہی عرق ریزی سے ایڈٹ کیا، جس کا کچھ حصہ چپ چکا ہے اور باقی حصہ ادارہ مذکورہ بالا میں زیر طباعت ہے۔

۲۔ ابوحنیفہ الدینوری (۲۸۲ھ) کی اپنے فن میں بہترین کتاب النبات کے جو حصے دست بردازناہ سے نجٹ گئے، چھپے تھے، اور اس کا ایک معتقد حصہ کہیں نہیں ملا تھا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے اس کتاب کے غیر موجود حصوں کو لفت اور عربی ادب کی سینکڑوں کتابوں سے نکال کر مؤلف کی ترجیب کے مطابق مرتب کیا اور یوں اس کتاب کو زندہ کر دیا، جو اب زیر طباعت سے آزادت ہو چکی ہے۔

## [5]

۱۵ جمادی الاولی ۱۳۸۸ھ

### مکرمی دام لطفکم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا، شکریہ عرض ہے۔ میرے علم میں چجزے پر کوئی کتاب یا مضمون نہیں لکھا گیا۔ مولہ جرمن مضمون<sup>(۱)</sup> میں نے کبھی نہیں پڑھا۔ اطلاع کا شکریہ۔ میرے ذہن میں چند پڑھے ہوئے حوالے تھے۔ ان کا اقتباس مسلک ہے<sup>(۲)</sup>۔ ممکن ہے آپ کو پہلے سے معلوم ہوں۔ قصی بن کلاب یعنی پانچویں صدی عیسوی سے اس کا ذکر ملتا ہے اور عہد نبوی تک سلسلہ جاری رہتا ہے<sup>(۳)</sup>۔

ایک جرمن کتاب ہے Handels geschichte یعنی مشرق کی تجارت کی تاریخ، ممکن ہے اس میں بھی کچھ حوالے ہوں۔ نہ یہ نہ اس کا فرانسیسی ترجمہ میرے پاس گھر میں ہے۔ مؤلف کا نام غالباً Heyd ہے۔

خواہش ضرور تھی مگر توقع نہ تھی کہ میرے مقالہ سیر کی مطبوعہ یا سائیکلو شائل نقل مجھے کھینچی جائے گی۔ حسب توقع ہی صورت حال ہے۔ الحمد للہ علی کل حال۔ کاش چھاپنے سے پہلے ترجمہ مجھے بتا دیا جاتا، خیر<sup>(۴)</sup>۔

مسالک الابصار لابن فضل العری کی کوئی ۲۲ جلدیں ہیں۔ ان میں سے ایک ہندوستان کی تاریخ پر بھی ہے۔ (کافی طویل، ممکن ہے سو صفحوں پر) میرے علم میں تو یہ حصہ ابھی چھپا نہیں ہے۔ استانبول میں دو منظوظے ہیں۔ اسے آپ ایڈٹ کر سکتے ہیں۔ العاب للصفاقی غالباً ایڈٹ کرنے کے لئے بہت بڑا کام ہوگا<sup>(۵)</sup>۔ میں عام طور پر مارچ سے مئی تک تین میینے ترکی میں رہتا ہوں۔

عبدالقدوس صاحب کو بھی میرا سلام فرمائیں۔

### مختصر

محمد حمید اللہ

- ۱۔ میں نے ایک مضمون: "عرب جاہیہ میں صفت و باغت" (مطبوعہ فکر و نظر جلدے) میں بہت مدگار ثابت ہوئے۔
- ۲۔ خاص سے طویل اقتباسات ڈاکٹر صاحب نے اپنے باریک قلم کے ساتھ احادیث کی مختلف کتب سے نقل کر کے مجھے پہیجے تھے، جو میرے مضمون: "عرب جاہیہ میں صفت و باغت" (مطبوعہ فکر و نظر جلدے) میں بہت مدگار ثابت ہوئے۔
- ۳۔ ظاہر یہ جلد اُنہل بے جوڑ ہے، مگر اس کا اشارہ ڈاکٹر صاحب کے میبا کردہ اقتباسات میں موجود ہے، جن میں قصی بن کلب کے بارے میں بتایا گیا ہے جنہوں نے کہ میں سب سے پہلے چڑے کی تجارت کا کام شروع کیا تھا۔
- ۴۔ ڈاکٹر صاحب کا مضمون یہ ہے، جو انہوں نے ۱۹۶۸ء میں ہونے والی نزول قرآن کانفرنس کے لئے ادارے کو مرحوم فرمایا تھا، اس کا عربی ترجمہ ہم نے عامم الحداد مرحوم سے کروا کر الدراسات الاسلامیہ (تمبر ۱۹۶۸ء) میں چھاپا تھا۔ اس اردو مضمون کا ذکر ہے۔
- ۵۔ مالک الابصار تالیف ابن فضل البری (م ۷۴۹ھ) کی جغرافیہ عالم میں انسائیکلو پیڈیا انداز کی کتاب کے کچھ حصے یا العباب الزراخ تالیف الصنفانی کے کسی گلوبے کو ایڈٹ کرنے کا مشورہ کیا تھا۔ مالک الابصار کا کافی حصہ اب چھپ چکا ہے، اسی طرح العباب کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔

### [6]

۲۲ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ

### محترمی زاد محمد کم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا، شکرگزار ہوں۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خط میں صراحت کی ہے، مالک الابصار کا ایک نسخہ کتب خانہ آیا صوفیا میں ہے اور دوسرا توب قاپی سرائے (سلطان احمد ثالث) میں۔ لیکن کسی کتب خانے میں کسی جلد میں تاریخ ہند ہے۔ افسوس ہے کہ اس کی یادداشت میرے پاس نہیں ہے، اگر آئندہ مارچ میں مکرر ترکی جانا ہوا تو ان شاء اللہ عرض کر سکوں گا اور صفویوں کی بھی نشاندہی کر سکوں گا کیونکہ پوری جلد تاریخ ہند سے متعلق نہیں ہے، نیز کتب خانے میں مخطوطے کا نہ۔

رسالہ "فکر و نظر" کا پیشگوئی شکریہ عرض کرتا ہوں۔ اس مضمون<sup>(۱)</sup> کے جس ترجیح کا آپ نے ذکر فرمایا تھا، اس کے خرید سکنے کا پتہ معلوم ہو تو وہ بھی فراہم کر سکوں گا اور آپ کا دہرا شکرگزار بنوں گا۔

### مختصر

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب کا مقصود ان کا مضمون "سیر: قانون بین الملک" مطبوعہ فکر و نظر (جلد ۵) ص ۸۰۹-۸۲۰ ہے۔

[7]

۲ جمادی الآخرہ ۱۳۸۸ھ

### محترمی زادِ مجدد کم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کل شام عنایت نامہ ملا، شکرگزار ہوں۔ جی ہاں، میری مراد مدد علی صاحب ہی سے تھی، نام ذہن سے اتر گیا تھا ورنہ گزشتہ مرتبہ ہی لکھتا<sup>(۱)</sup>۔ میں مضبوط "سیر" کے متعلق کوئی خاص خواہش نہیں رکھتا۔ آپ کا دفتر اپنا فریضہ خود انجام دے گا۔

ہماری زبان میں مشر اور موسیو کی جگہ کسی اہل عالم [علم] کو مخاطب کریں تو مولوی لکھا کرتے تھے۔ تازہ عمل درآمد کا مجھے علم نہیں۔ اگر تصور کا ارتکاب ہوا ہے تو معافی چاہتا ہوں کہ نادانستہ و ناخواستہ ہوا ہے<sup>(۲)</sup>۔

مسالک الابصار کے متعلق ایک "بری" خبر دینی ہے۔ دو تین دن ہوئے کتب خانہ اللہ شرقیہ میں کارڈ انٹرکس دیکھ رہا تھا، اس میں پروفیسر اولٹو Spies کی تالیف ملی، مسالک الابصار کے حصہ ہند کا ایڈیشن اور جرمن ترجمہ، اطلاعات عرض ہے۔

فواد سرزگین کی کتاب کی صرف جلد اول چھپی ہے اس میں ادبیات کا ذکر نہیں ہے۔ اس جلد میں صفائی کی صرف ایک کتاب کا ذکر ہے۔ فہرستہ شیوخ البخاری، استانبول قرہ چلی زادہ، ۳۱ ورق بخط مولف۔ آپ چاہیں تو انہیں راست خط، یونیورسٹی Frankfurt a/m, west Germany کر دریافت کریں۔ جواب سے پہلے ہی ماہیں رہئے تو تکلیف نہ ہوگی۔ یہ ہمارے زمانے کا عام طرز عمل ہے۔ جواب مل جائے تو فھو المراد۔

افسوں ہے کہ آپ کی کچھ زیادہ خدمت نہ کر سکا۔ اس دفعہ تو سارے ہی جواب منفی ہیں،  
والا رب بید اللہ۔

مختصر

محمد حمید اللہ

ا۔ میں نے صفائی پر حالیہ تحقیق کے بارے میں پوچھا تھا، جس پر ڈاکٹر صاحب نے ڈاکٹر مدد علی قادری، شعبہ عربی د اسلامیات جامشورو یونیورسٹی سنده کی طرف اشارہ کیا تھا جنہوں نے صفائی کی کتاب "الملة" کا ایک حصہ ایڈٹ کر کے

- ڈاکٹر یوسف کی ڈگری کسی یورپی ملک سے حاصل کی تھی۔
- ڈاکٹر صاحب نے میرے پتہ میں "مولوی احمد خان" لکھا تو میں نے از راہ تفہن "مولوی" کے بارے پوچھا تھا۔
  - پروفیسر مذکور نے این فضل العربی کی مالک الابصار کے ہند سے متعلق حصہ کو ایڈٹ کر کے ۱۹۲۳ء میں جرمنی سے چھلپا تھا۔

## [8]

۲ ذی قعده ۱۳۸۸ھ

### حترمی

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کا عنایت نامہ ملا تھا، یاد نہیں کہ جواب دیا یا نہیں۔ اگر نہیں دیا تو سہو کو معاف فرمائیں کہ گزشتہ چند ہفتے انہی کی مصروفیت کے گزرے۔  
سیر کا اردو مضمون عرصہ ہوا مل گیا، ولی شکر یہ۔

آپ شاید صور الأقالیم لابی زید البلخی کو ایڈٹ فرم سکتے ہیں۔ مصر میں اس کے دو نسخ دیکھتے ہیں جو غالباً استانبول کے نسخوں کے فوٹو تھے<sup>(۱)</sup>۔

مجھے اصولاً مارچ تا مئی استانبول میں گزارنا ہے۔ زندگی ہے اور ویزا میں دشواری نہ ہوگی (جیسا کہ ہر سال ہوا کرتی ہے)۔ تو ان شاء اللہ اسی سال بھی ایسا ہی ہوگا۔ وہاں کا پتہ Edebiyat Fakultesi, Istanbul کافی ہے۔

### مخلص

محمد حمید اللہ

- جغرافیہ میں ایک اچھی کتاب صور لا قائم از ابو زید البلخی (۳۲۲ھ) کو ایڈٹ کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ ان دونوں میں عربی ادب یا جغرافیہ سے متعلق عربی زبان میں کسی کتاب کو ایڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مذکورہ کتاب چھپ چکی ہے۔

## [9]

Elebiyat Fakultesi,  
Istanbul

۹ صفر ۱۳۸۹ھ

### حترمی زادِ حکم

سلام مسنون۔ مجھے آپ کا عنایت نامہ مارچ کے شروع میں ترکی میں ملا۔ ممنون ہوا۔ آپ کے ہاں کی ہڑتاں، ہنگاموں وغیرہ کے باعث جواب متوی رکھا<sup>(۱)</sup>۔ معدرت چاہتا ہوں۔ میں یہاں

ان شاء اللہ ایک ماہ اور رہوں گا۔

بلجی کی کتاب سے آپ کو ہیچجا ہٹ ہے تو پھر میری رائے میں الروض المختار الحمد بن محمد بن عبداللہ بن عبد المنعم الحیری اچھی چیز ہوگی<sup>(۲)</sup>۔ اس کا ایک مخطوط نمبر ۳۲ بیرام پاشا، شارخ نور عثمانیہ استانبول میں ہے اور دوسرا شیخ الاسلام عارف حکمت بے مدینہ منورہ میں۔ اس میں بہ کثرت یوروپی ممالک کے حالات بھی ہیں، غور فرمائیے۔

خدا کرے وہاں امن و امان ہو اور اہل ملک کو خدا صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔  
مختصر

محمد حیدر اللہ

- ۱۔ بھتو دور میں یہ تحریک مصطفیٰ کا ہنگامہ ہے جس کی طرف آپ کا اشارہ ہے۔
- ۲۔ میری ہیچجا ہٹ کے بعد ڈاکٹر موصوف نے ایک اور عمدہ کتاب: "الروض المختار تالیف محمد بن محمد بن عبداللہ بن عبد المنعم الحیری (م ۹۰۰ھ)" کی خلی کتاب تجویز کر دی۔ ڈاکٹر صاحب کو اس کام سے اس قدر گہری دلچسپی تھی کہ وہ اس کی جلد از جلد تحقیق کروانا چاہتے تھے۔ یہ کتاب بھی ڈاکٹر احسان عباس کی تحقیق کے ساتھ پروپرت سے چھپ چکی ہے۔

## [10]

مکرمی

سلام مسنون۔ بطیوی کی کتاب کی نقل مسلک ہے<sup>(۱)</sup>۔ اگر وصولی کی اطلاع دیں تو باعث اطمینان ہوگا۔ افسوس ہے کہ فوٹو کا انتظام نہ ہوگا۔ کتب خانے کا اسٹوڈیو بری طرح مصروف ہے۔  
مختصر

محمد حیدر اللہ

- ۱۔ ابن السید البطیوی (م ۵۲۱ھ) نے "الاسم والسمی" میں بہت عمدہ رسالہ لکھا ہے، جس کا ایک نسخہ میرے پاس موجود تھا، میری درخواست پر اس کے نسخہ موجودہ مکتبہ سلیمانیہ، استنبول کی پاریک قلم کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک نقل تیار کر کے مجھے پہنچی تھی۔ یہ رسالہ میں نے ایڈٹ کر کے مجلہ "مجموع المذاہ العربیہ بدش" (جلد ۲۷ ص ۳۲۵) میں شائع کیا تھا۔ جس میں میں نے اپنا نام احمد فاروق لکھا ہے۔

[11]

شهر: الجزائر

۲ جون [ریج الاول] ۱۳۸۹ھ

کمری دام لطفکم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، آپ کا عنایت نامہ استانبول میں اس وقت ملا جب میں وہاں سے نکل رہا تھا۔ آج کل الجزائر میں ہوں۔ ان شاء الله دو ہفتے بعد پاریس پہنچ جاؤں گا۔

آپ نے لیوی پرو وال سال کی کتاب<sup>(۱)</sup> کے مأخذ دریافت کئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس کے پاس الروض المعطار کے چار نسخے تھے۔

۱۔ نسخة مخطوطة من كتاب الروض المعطار، كاملة في مجلدين، انتسخت بمدينة مراكش سنة ۱۰۲۹ھ و وجدت بمدينة تبكت بالسودان [مالي Mali] وهي الآن ملك الأستاذ مارتينو Martineau بباريز.

۲۔ نسخة أخرى مبتورة الأول والآخر في أوراق مختلطة وهي محفوظة في مكتبة السيد محمد بن على الدكالي بمدينة سلا بالمغرب الأقصى.

۳۔ نسخة مخطوطة بغير تاريخ فيها أول نصف الكتاب وهي في خزانة السيد محمد عبدالحى الكتانى [اب يه كتب خانه ملي، رباط میں ہے]

۴۔ مخطوطة أخرى من النصف الأول بغير تاريخ النسخ، محفوظة في مكتبة الشريف النقيب المورخ المولى عبد الرحمن بن زيدان العلوى بحضورة مكناس، بالمغرب الأقصى.

اس سے زیادہ تفصیل نہیں ملی۔

لیوی دیلا ویدا کا ارجمند اس وقت سامنے تو نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ استانبول کے نسخے پر مبنی ہے۔ کسی کتاب کے ایڈٹ کرنے میں کوئی نسخہ، کامل ہو یا ناقص، کبھی بیکار نہیں ہوتا<sup>(۲)</sup>۔ مدینہ منورہ کا واحد حل مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی صاحب علم پاکستانی حاجی سے آپ کے مبیثے کا اس سے مقابلہ کرنے کو کہا جائے۔ ساری کتاب نہ سکی آپ کے ہاں کے شے اور تصحیح طلب اجزاء کی حد تک ہی سکی۔ آپ خود تشریف لے جائیں تو ازیں چہ بہتر۔

مجھے نہیں معلوم پروفیسر مارتینو ایبھی زندہ ہیں یا نہیں، اور یہ کہ وہ اپنے نسخہ کا آپ کو میکر فلم

دیں گے یا نہیں۔ پارس والپی پر ان شاء اللہ پتہ چلاوں گا۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

مغلص

محمد حمید اللہ

- ۱۔ مذکورہ بالا کتاب الروض المختار کے ٹسٹس میں لیوی پرونسال (Levy Provancal) کے انلس سے متعلق ایڈٹ کردہ حصہ کے مأخذ پوچھئے تھے، تاکہ اس کتاب کی تحقیق میں ان صاحب کے دریافت کردہ نسخوں سے بھی استفادہ کیا جائے۔
- ۲۔ یہ امر کسی کتاب کی تحقیق میں ایک بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

## [12]

۵ ربیع الآخر ۱۴۸۹ھ

مکرمی زاد مجدد

سلام مسنون۔ ایک خط ترکی سے ہو کر، دوسرا راست دونوں ایک ساتھ آئے ہیں، شکریہ۔

یونیورسٹی کے ایک سینکڑی سے پوچھا۔ انہوں نے مارتینو کی موت و حیات کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی۔ اگر زندہ ہوں بھی تو بہت معمر ہوں گے۔ اس طرف سے زیادہ توقع نہ رکھئے۔ آئندہ کبھی کوئی نئی بات معلوم ہوئی تو آگاہ کروں گا۔

میری ناجائز رائے میں فی الحال حاصل شدہ دونوں نسخوں کی مدد سے مبہضہ تیار کیجئے۔ مشتبہ مقامات کا مرکش کے نسخوں سے مقابلہ کرانے کی ان شاء اللہ کوشش کروں گا۔ وہاں کے احباب ست ہیں لیکن دیر سوریہ جواب دے دیتے ہیں۔

خیال پڑتا ہے کہ پروفیسر شارل پلٹا (Pellat) نے ابن احمد پر ایک مقالہ لکھا ہے۔ ان سے تعطیلات کے بعد نئے سال تعلیمی ہی میں تماس<sup>(۱)</sup> ہو سکتا ہے آپ اپنا مجموعہ ضرور شائع فرمائیں۔ درکار خیر بیچ حاجت استخارہ نیست<sup>(۲)</sup>۔

مغلص

محمد حمید اللہ

- ۱۔ تماس: Contact رابطہ کے معنی میں ہے۔
- ۲۔ میں نے عمرو بن احمد الباطلی (م ۱۱۵ھ) کا دیوان ادبی مأخذ سے تیار کیا تھا، جس کا ایک اچھا خاصاً مجموعہ اشعار بن گیا تھا، اس کے مقدمہ پر مشتمل میں نے ایک مضمون فخر و نظر (جلد ۸ ص ۸۱۵-۸۲۶) میں شائع کرایا تھا۔ میرے اس مجموعہ کی

طباعت کے سلسلے میں خط و کتابت چل رہی تھی کہ ڈاکٹر حسین عطوان نے اپنا مجموعہ اشعار *مجمع اللئے العربیة* دشمن سے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں شائع کرا دیا۔ میرے مجموعے میں اب بھی کچھ اشعار، اب تک چھپنے والے استدراکات سے زیادہ ہیں۔

### [13]

۱۳ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ

#### محترمی

سلام مسنون۔ پروفیسر Charles Pellat اتنے مشہور شخص ہیں کہ ان کو پاریس یونیورسٹی زیادہ سے زیادہ بہ اضافہ فیکٹری او لیٹریس لکھیں تو خط مل جانا چاہئے۔ تقطیلات کے باعث میں ان سے مل نہیں سکتا۔ وہ یوں بھی شہر کے باہر رہتے ہیں۔ ان کا تقطیلات کا پتہ بھی میرے پاس نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔  
یہ چلتے ہوئے عرض کر دوں کہ اگر آپ کو جواب نہ ملے تو حیرت نہ کیجئے۔ یہاں یہی ”رواج“ ہے۔

#### خلاص

محمد حمید اللہ

۱۔ اپنے استاد مکرم علامہ عبدالعزیز لہنسی (م ۱۹۷۸) کو مستشرقین اور بر صغیر میں ان کے تلامذہ کی مدد سے ارخان پیش کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس میں محترم ڈاکٹر صاحب کے وسیع تعلقات کی بناء پر کچھ مستشرقین کے پتہ جات دریافت کئے تھے۔ انہیں خط لکھا گیا مگر جواب موصول نہ ہونے پر ڈاکٹر صاحب کو دوبارہ زحمت دی گئی تھی۔

### [14]

۹ جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ

#### محترمی زاد بحکم

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ ان دونوں کام کی کثرت سے دماغ ماؤف سا ہے۔ مولانا سعیدی ادیب ہیں اور مجھے ادبیات سے دور کا بھی لگاؤ نہیں۔ ارمغان میں گپ شپ نہیں ہونی چاہئے۔

”اسلامی عبادت میں رمز کا استعمال“ کے متعلق آپ کا کیا تاثر ہے؟

مغربی اساتذہ میں مس شیمل<sup>(۱)</sup>، پروفیسر پاہ<sup>(۲)</sup>، پروفیسر کلود کاہن<sup>(۳)</sup>، پروفیسر زکی ولیدی طوغان<sup>(۴)</sup> کے نام ذہن میں آتے ہیں۔ انہیں لکھ کر دیکھئے۔ پتے یہ ہیں<sup>(۵)</sup>۔

1. A. Schimmel : آج کل (Lenne str. 42, Bonn)

2. Charles Pellat, Faculty of Letters, University, Paris.

3. Claude Cahen, faculty of Letters, University, Paris.
4. Zeki Velidi Togan, Faculty of Letters, Istanbul.

مغلص

محمد حمید اللہ

ا۔ ذاکر صاحب سے ان مستشرقین کے پتے جات علامہ عبدالعزیز ایشی کو پیش کئے جانے والے ارمغان کی خاطر مضامین کے حصول کے لئے چاہے تھے۔ اس ضمن میں کچھ کامیابی بھی ہوئی مگر ملکی دوستوں نے کوئی تعاون نہیں کیا تھا، جس کی وجہ سے یہ ارادہ ترک کرنا پڑا۔ ذاکر شمل اور شارل پلا نے باقاعدہ وحدے کئے اور شارل پلا نے تو ابن عبدون پر مضمون بھی لکھ کر دے دیا، جو بعد میں الدراسات الاسلامیہ (۱۹۷۲-۷۳ء) میں اس ضمن میں مختصر نوٹ کے ساتھ چھاپ دیا گیا تھا۔

[15]

۲۳۸۹ھ جادی الاول

محترمی زادِ مجدم کم

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ میرے پاس کوئی ایسا چھوٹا مخلوط نہیں ہے کہ آپ کے لیے ایڈٹ کر سکوں۔ میں نے کبھی ابن ہشام پر کوئی کام نہیں کیا۔ مجھے ادبیات سے کوئی لگاؤ نہیں، نہ واقفیت<sup>(۱)</sup>۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

مغلص

محمد حمید اللہ

ا۔ میں نے علامہ ایشی کو پیش کئے جانے والے ارمغان کے سلسلے میں کسی چھوٹے سے مخلوطے کو ایڈٹ کرنے کی درخواست کی تھی۔

[16]

محترمی

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ ملا۔ دلی شکریہ۔ مضمون سیر میں مترجم کا نام نہیں ہے۔ ممکن ہو تو آئندہ نمبر میں ان کی حق رسانی فرمادیجھے۔

معصومی صاحب کا میں بہت قدردار ہوں۔ ان کے وہاں آجائے سے بڑی سرت ہوئی۔ ان کا خط ملا لیکن کوئی جواب طلب امر نہ ہونے سے فی الحال چپ سادھہ لی ہے۔ آج کل شدید مصروفیتیں

ہیں، کچھ سفر بھی درپیش ہیں۔

سرت ہوئی کہ شارل پلانے آپ کو جواب دیا۔ میں نے حال میں کتب خانوں میں کچھ تحقیق کی۔ پتہ چلا کہ انہوں نے ریاضی پر کچھ کام کیا ہے۔ این احر کے متعلق میرا گمان سہو ڈھنی پر بنی تھا۔ کیا پاکستان میں کہیں مند البراز کا کوئی نسخہ ہے؟ اگر نہ ہو تو جواب کی زحمت نہ فرمائیں۔ میں مکتب حضرت عمر بن حضرت ابو موسیٰ اشعری پر کام کر رہا ہوں۔ صبح الائشی ۱۹۳/۱۰ میں اس ماذ کا بھی ذکر ہے مگر تاحال ملی نہیں۔ مجھے براز کی اسناد کی ضرورت ہے<sup>(۱)</sup>۔

بارک اللہ فی مساعیکم۔ ممکن ہے یہی مضمون مخصوصی صاحب کو بچھ سکوں<sup>(۲)</sup>۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ حدیث کے بارے میں مستشرقین نے ایک نقطہ نظر پھیلایا کہ ”علم حدیث کے نام سے جو ذخیرہ اس وقت موجود ہے وہ دوسری صدی ہجری میں مرتب ہوا اور یہ کہ تاریخی اعتبار سے کوئی مستند نہیں۔“ اس وہم کا مدل جواب دینے کے خیال سے ڈاکٹر محمد حیدر اللہ مرحوم نے باقاعدہ ایک مہم جوئی کی، حدیث کے قدیم جزوے دنیا میں ڈھونڈنکارئے کی مگر وہ میں لگ گئے۔ دیگر کوئی ایسے ماجھ کے علاوہ وہ مند البراز (ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالحق، متوفی ۲۹۲) کے بھی طالب تھے، جو انہیں ترکی وغیرہ سے نہیں لی، تو پاک و ہند سے بھی تلاش کرنے لگے۔ وہ اس کی اسناد سے اپنے مقصود کو تقویت پہنچانے میں لگے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر حیدر اللہ مرحوم نے اس مند کو یہاں اور دیگر ایک دو بھروسوں پر مند البراز (آخر میں زای) کے ساتھ لکھا ہے، جبکہ اس کے مصنف ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالحق (متوفی ۲۹۲) کی نسبت البرار (آخر میں ر) کے ساتھ ہے۔ اسی طرح کشف الظنون (ص ۱۲۸۲) میں بھی البرار ہی نسبت آئی، اور پھر جس جگہ (صحیح الائشی ۱۹۳) کا حوالہ ڈاکٹر صاحب دے رہے ہیں، اس میں بھی مند البراز ہی ہے۔ جبکہ الزرقانی نے الاعلام (۱۸۹) میں بھی بھی دیا ہے، بلکہ اس امر کی وضاحت مزید کر دی ہے کہ ”براز خطاۃ“ یہ کتاب ایک بڑی تھی، دوسری چھوٹی۔ ان میں سے کسی ایک کا مخطوطہ الرابط میں خزانۃ الاوقاف میں نمبر ۲۳۳ پر موجود ہے، جو کافی حییم ہے۔ اسی طرح کچھ حصہ الازھر شریف میں بھی ہے۔

۲۔ اشارہ اور دائلے الیہ موسیٰ اشعری کے خط یا م حضرت عمر سے متعلق ہے۔

[17]

رب جمادی ۱۴۸۹ھ

محترمی

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کل شام کی ڈاک سے ایک بستہ وصول ہوا جس میں رسالت

الدراسات الاسلامیہ کا ایک نسخہ اور مقالہ سیر کے چار نئے مسلک تھے، دلی شکریہ۔

اچھا ہوتا اگر مقالے میں مترجم کا نام بھی لکھ دیا جاتا<sup>(۱)</sup>۔ میں نے ترجمہ چھپنے سے پہلے دیکھنے تک کا موقع نہ پایا۔ ترجمہ ایک ادیب لیکن غیر قانون دان کا کیا ہوا ہے۔ بعض جگہ میرا مفہوم ادا نہ ہو سکا ہے، خیر!

بہر حال آپ کی نوازش فرمائی کا سکرر دلی شکریہ،

مختصر

محمد حمید اللہ

۱۔ ذاکر صاحب کے مضمون ”سیر قانون میں الملک“ کا ترجمہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، عامم الحاد نے کیا تھا۔

[18]

۲۵ رب ج ۱۳۸۹ھ

### سمیری دام لطفكم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ نے زحمت فرمائی۔ دلی شکریہ! میں خط یا کارڈ مندرجات کی مقدار کے مطابق اختیار کرتا ہوں۔ یہاں ایوگرام کا رواج نہیں ہے۔

مجھے مترجم کے نام کی ضرورت نہ تھی۔ میں صرف یہ چاہتا تھا، اور اب بھی چاہتا ہوں کہ حق یہ حقدار ہو۔ مضمون کا عربی ترجمہ میں نے نہیں کیا۔ اسی لئے وہ میری طرف منسوب نہ ہو۔ یہ غلط نامہ نہیں ہے بلکہ تکملہ ہے۔ اگر مترجم اپنا نام اس رسائلے میں دینا نہیں چاہتے ہیں تو یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ ”حمید اللہ کے اردو مضمون کا عربی ترجمہ دفتر نے کرایا۔“

مند البراز میں نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ رباط (مراکش) سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ وہ باب وار نہیں، راوی وار (مند ابن حنبل کی نجع کی) ہے۔ مکمل نسخہ دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ مصر کو بھی خط لکھا ہے اور استانبول کو بھی کہ اس مأخذ کی اطلاع مجھے تازہ ملی ہے۔ توقع کم ہے کہ مصر اور مراکش والے احباب پورے نئے کو کھلانے کی زحمت گوارا کریں۔ استانبول مجھے آئندہ مارچ میں جانا ہے۔ زندگی ہے تو وہاں کا کام خود ہی کر لوں گا۔ ان شاء اللہ میرا فرانسیسی مضمون اس دستاویز پر اب چھپ

رہا ہے۔ ابتدائی صفحوں کے پروف تو دیکھ بھی چکا ہوں۔ اس میں صرف ابن حزم اور فرنگی مقررین کی جرح و قدح کا میں نے جائزہ لیا ہے۔ چھپ جائے تو ان شاء اللہ ایک نسخہ خدمت میں گزارنوں گا۔ زمانہ جاہلیت اور ابتدائے اسلام کی عدل گسترشی کا ذکر میری کتاب ”عہد نبوی کا نظام حکمرانی“ کے ایک باب میں میں نے بھی کیا ہے۔ ایکیل تیان کی فرانسیسی کتاب دو جلدوں میں اسی موضوع پر ہے<sup>(۱)</sup>۔ کچھ اور بھی مضمون چھپے ہیں۔ آپ واقف ہوں گے۔

مند البر از کا مطبوعہ نسخہ یا ندوۃ العلماء کا نسخہ۔ دونوں میرے لئے نئی چیز ہیں<sup>(۲)</sup>، مطبوعہ نسخہ ممکن ہے حیدر آباد دکن میں ہو وہاں بھائی صاحب کو لکھوں گا وہ ضعیف اور ناپینا سے ہو چکے ہیں مگر کہوں گا کہ کسی دوست سے کام کروادیں۔ ندوۃ العلماء سے مایوسی اور قطعی ناؤسیدی ہے۔ وہاں لکھنا بیکار ہی سمجھتا ہوں۔

کتاب المصاحف کے متعلق آپ کا گمان میرے علم سے مختلف ہے<sup>(۳)</sup>۔ جامعہ میونک (جرمنی) میں تین پشت سے ادارہ قرآن قائم تھا۔ ساری دنیا سے قرآنی مخطوطے فوٹو لے کر جمع کئے تھے (کوئی بیالیس ہزار)۔ ان کا ایک ایک حرف پڑھ کر کاتبوں کی غلطیاں جمع کی گئی تھیں تاکہ اختلافات القرآن کا وجود ثابت کریں۔ قرائیات پر بھی ہزاروں کتابیں وہاں جمع کی گئی تھیں۔ دوسری جنگ عظیم میں امریکین بمباری میں ادارہ مع مدیر آنجمانی ہو گئے۔ مگر جیفری نے بھی اور آخری مدیر پرنس Pretzl نے بھی یہ یقین دلایا کہ قرآن میں اختلاف روایت نہیں ملا۔ کاتب کی غلطیاں ہر جگہ ملتی ہیں لیکن کوئی ”غلطی“ ایسی نہیں جو متعدد مخطوطوں میں ملے۔ لہذا اسے اختلاف روایت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جیفری نے ابن البی داؤد کے دیباچے ہی میں یہاں تک لکھا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے اتنے اختلاف کا مواد باقی ہی رہنے کیسے دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ ایسا مواد تلف کر دیتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے کبھی مواد کو تلف نہیں کیا۔

باتی کتاب المصاحف کے اندر کا مواد، کبھی تو وہ تفسیر پر مبنی ہے اور کبھی کسی قدر تباین پر۔ یہ آخرالذکر زیادہ تر مجھے حضرت علی کی طرف منسوب ملا۔ اس کی مزید تحقیق پر پتہ چلا کہ بعض برادران شیعہ کے مکان میں یہ نسخہ ملا تھا جسے عباسی حکومت نے تلف بھی کرایا۔ آپ کو معلوم ہوا کہ قرآن کے پارہ ہائے ۲۰ تا ۳۱ بھی رام پور میں ملے تھے۔ ایک اور واقعے سے بھی آپ واقف ہوں گے: گارسیں دتایی نے سورہ النورین کو شائع کیا تھا اور لکھا تھا کہ اسے یہ روی نصرانی شدہ شیعی الولادت

مرزا کاظم بیگ سے ملا تھا اور خود کاظم بیگ نے بھی اسے شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے یہ سورہ گاریس دتسی سے ملا ہے<sup>(۲)</sup>۔ (کے سچ سمجھیں؟)۔

آپ خود ان اشارات کی روشنی میں کتاب المصاحف کو مکر غور سے دیکھیں تو ان شاء اللہ مسئلہ زیادہ سمجھ جائے گا۔ صحابہ کرام میں سے متعدد نے حضور اکرمؐ سے آیات کے معنی پوچھ کر اپنے نسخوں میں میں السطور اضافے کیے تھے۔ بعد کے دور میں ان کی نقل میں وہ میں السطور کی جگہ متن میں شامل ہو گئے۔ اختلافات کا وجود عملًا ہے ہی نہیں۔ قراء اور حفاظ آج تک جو سند دیتے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے حضرت ابیؓ، حضرت زیدؓ، حضرت علیؓ وغیرہ کی قراءتوں میں کوئی فرق نہیں، جیسا کہ میری اپنی سند میں مدینہ نورہ کے شیخ القراء شیخ حسن الشاعر نے لکھا ہے<sup>(۵)</sup>۔

### خلاص

محمد حمید اللہ

۱۔ یہ معلومات مجھے درکار تھیں، ان کا ذکر ہے، ایکل ٹیان کی کتاب کا عنوان یہ ہے:

Institution du Droit Public Musulman, published in Lebanon, 1965.

۲۔ یہ معلومات میں نے کسی خط میں ارسال کی تھیں۔

۳۔ کتاب المصاحف از ابن ابی داؤد (۴۳۱۶م)، آئرل جفری (A.Jaffrey) نے سن ۱۳۵۵ھ میں شائع کی جس کے ذریعے یہ صاحب، قرآن کے متن میں اختلاف بتا کر اسے ہوا دینا چاہئے تھے، مگر کامیاب نہ ہو گئے۔ یہ کتاب ان دونوں میرے نسب مطابع تھی، اس کے اندر وارد معلومات نے بہت سے ٹکوک پیدا کئے تھے۔

۴۔ اس امر کی تفصیل کے لئے دیکھئے: ثریا حسین: گارسان دتسی، اردو خدمات، علی کارنے، (دبی: اترپورش اردو اکادمی، ۱۹۸۳ء)، ص ۲۱۳۔

۵۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلاف کے انداز پر حدیث میں سند حاصل کی تھی، اس کی نقل بہت سی معلومات بہت پہنچائے گی، ڈاکٹر صاحب کی باتیات میں اسے طالش کرنا چاہئے۔

[19]

۳ شعبان ۱۳۸۹ھ

### مکرمی زاد محمد کم

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ جہاں تک مجھے علم ہے، کسی جامعہ کی طرف سے اجنبیوں کو راست وظیفہ تعلیمی نہیں دیا جاتا۔ یوروپ ہو یا ایمریکا، حکومتوں کو معین تعداد میں وظائف کا پیش کرتی ہیں اور طلبہ کا انتخاب خود ان کی اپنی حکومت کرتی ہے تاکہ نامناسب اور شورش پسند

طلبه کی سرپرستی کا اذام مول نہ لیا جائے۔ اسی لئے اس سلسلے میں پاکستان ہی میں ہونے والے اعلانوں پر نظر رکھنی ہوگی<sup>(۱)</sup>۔

یہ حقیقت نگاری تو زبان یا قلم کا جواب ہے۔ دل کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا کوئی موقع ملے بھی تو آپ اسے قبول نہ کریں۔ ایک تو یہ بھیک ہے جو شریف آدمی کے لئے باعث نگہ ہے۔ دوسرے اس میں وظیفہ دینے والوں کے لئے سیاسی اغراض ہوتے ہیں، ان میں ہاتھ بٹانا بھی کوئی وطن دوست آدمی قبول نہیں کر سکتا۔ تعلیم کے لئے ضرور سفر بھجئے لیکن اپنے ہی وسائل پر۔

مجھے ام اے میں اتفاقاً اچھے نمبر ملنے پر ۵۷ روپے ماہوار کا جامعہ عثمانیہ سے ریسرچ اسکارشپ دو سال کے لئے ملا تھا۔ میں نے پہلے سال کی پوری رقم محفوظ کی، پھر درخواست دی کہ بیرونی علمی سفر کی اجازت دی جائے اور یہی اسکارشپ باہر بھی ملے۔ یہ منظور ہوا تو اسی پنجی سے حجاز، شام، مصر اور ترکی کے کتب خانوں میں کام کرتا رہا۔ پھر یاد نہیں ایک یا دو سال کی اسکارشپ میں توسعے ہوئی اور اسی رقم پر گزارا کر کے ایک سال جرمی میں اور ایک سال فرانس میں گزارا۔ پھر جب وظیفہ کی مدت ختم ہو گئی تو روس جانے کا ارادہ تذکر کے گھر واپس ہو گیا۔ والد صاحب مرعم سے کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ بڑے بھائی مرحوم ایک یا دو سال تک ماہانہ ۵۷ مزید روپے بطور قرض بھیجنے رہے کیونکہ اسی زمانے میں ان کو ایک عارضی ترقی ملی تھی اور جیسے ہی میں گھر واپس ہوا وہ پرانی خدمت پر واپسی ہو گئے۔ ملازمت ملتے ہی سب سے پہلے یہ قرض کی رقم ادا کی اور خوش ہوں کہ غیر ہی نہیں اپنی حکومت سے بھی مجھے یورپی اسکارشپ نہ ملا۔ مجبور تھا کہ مخت بھی زیادہ کر کے امتحان جلد سے جلد دون، اور زیادہ سے زیادہ کافیت سے زندگی گزاروں۔ دو سالہ یوروپ کے قیام میں کبھی سینما، نائک یا کسی اور تفریق کا ایک بار بھی موقع نہ ملا۔

میں نہیں کہتا کہ آپ بھی ایسا ہی کریں۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ ایسی خوددار زندگی میں جو اندرونی سرست ہوتی ہے اور آدمی سربلند ہو کر چلتا ہے وہ دوسری صورت میں ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ میں دنیا داروں کو ایسا خط نہ لکھتا، طالبان علم سے کہنا ضروری ہے<sup>(۲)</sup>۔ خدا کرے آپ اسے برا نہ مانیں۔

### مختصر

محمد حمید اللہ

۱۔ کسی یورپی ملک میں تعلیمی اسکارشپ سے متعلق دریافت کیا تھا۔

- ۲ - ذاکر صاحب کی اس بات میں ہر صاحب ضمیر کے لئے ایک سبق ہے۔

## [20]

Idebiyat Fakultesi,  
Istanbul, Turkey.

۸ ربیع الأول ۱۴۹۲ھ

### مکرمی سلام مسنون

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی۔

آج آپ کا خط پارٹیس کا چکر لگا کر بیہاں پہنچا مسنون ہوا۔ مندرجہ اطلاعات سے بھی آگاہی ہوئی۔ میں بدھا ہو گیا ہوں اس لئے بالکل یاد [نہیں] کہ بطیحی کے سلسلے میں میں نے آپ کی کیا مدد کی تھی۔ بہر حال اگر آپ کا کام بن گیا تو فھو المراد<sup>(۱)</sup>۔

آپ نے معدن الجواہر<sup>(۲)</sup> کے انڈکس کا ذکر فرمایا ہے۔ میرا ناقص تجربہ ہے کہ اگر کتاب کا انڈکس مطبوعہ صفحوں کے لحاظ سے مرتب کریں تو نہ صرف کتاب کی طباعت کا انتظار کرنا پڑتا ہے، بلکہ اگر ”بُقْسَتِی“ [سے] کبھی کتاب کی طباعت ثانی کی ضرورت پیش آئے تو یہ کام پھر از سر نو کرنا پڑتا ہے، اور سارے ناشر یہ محنت گوارا بھی نہیں کرتے۔ یوں بھی اگر بعض پیراگراف ایک صفحے سے زائد ہیں تو بعض کم بھی ہیں۔ اس لئے طول کوئی معیار نہیں۔

اصل مختلطے کے صفحوں کا ذکر ایک میکینکل مسئلہ ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میرے مبیضے میں کیا تھا۔ اس بارے میں میری نہیں، محترم مدیر ادارہ کی رائے پر عمل کیا جانا چاہئے۔

میں ان شاء اللہ مزید ایک ماہ بیہاں رہوں گا۔ والسلام

مختصر

محمد حمید اللہ

۱۔ ابن السید البطیحی کا ایک اہم رسالہ ”الاسم والمعنى“ ذاکر صاحب نے اپنے باریک قلم سے لکھ کر بیجا، اس امر کا ذکر کتاب نمبر ۱۰ میں آیا ہے، اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔

۲۔ میں نے ذاکر صاحب کی ایڈٹ کردہ اس کتاب کا انڈکس صفحات کے اعتبار سے تیار کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ کتاب ان دونوں ادارہ تحقیقات اسلامی میں زیر طبع تھی۔

## [21]

۱۰ محرم ۱۳۹۳ھ

مکری

سلام مسنون۔ میں رمضان میں اسلام آباد میں تھا پھر ملیشیا گیا اور ابھی ابھی واپس آیا تو آپ کا خط منتظر ملا۔

میں نے اگر کبھی کبھار کسی اہل حلم سے خط و کتابت کی تو اس کی نقل کبھی نہ رکھی<sup>(۱)</sup>۔ سلیمان ندوی مرحوم کے کئی خط میرے پاس آئے لیکن وہ سب مرحوم حیدر آباد میں رہ گئے۔ یہاں اطالوی مستشرق یوی دیلا ویدا کے چند خطوط ضرور محفوظ ہیں لیکن اپنے بے ترتیب کتب خانے کے انبار میں ان کو تلاش کرنا جوئے شیر لانا ہے۔

مغلص

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی طرف سے لکھے گئے خطوط کی نقل یا جن جن حضرات کی طرف لکھے گئے، ان کے پڑے جات طلب کئے تھے، وحقیقت موصوف کے خطوط جمع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، جس کے لئے تھوڑی سی کوشش کی تھی مگر بعد میں ہمت نہ رہی۔ اس سلسلے میں بھارت کے سفر کے دوران بھی لوگوں سے عرض کیا تھا، غالباً "صدقی جدید" میں اشتہار بھی دیا تھا مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی تھی۔

## [22]

کلیٰ علوم اسلامیہ جامعہ ارض روم ترکی

۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

مختصری

سلام مسنون، کل رات عنایت نامہ یہاں آیا۔ شکر گزار ہوں۔ آپ کی فرمائش کا میں نے فوراً جواب دیا تھا۔ ڈاک پر میرا قابو نہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے اپنے بھیجے ہوئے علمی خطوط کی کبھی نقل محفوظ نہ رکھی۔ اس لئے آپ کے حکم کی تعییل سے اپنے کو بے بس پاتا ہوں۔

خاکسار

محمد حمید اللہ

[23]

۱۸ شوال ۱۳۹۸ھ

### محترم

سلام مسنون۔ خط ملا شکریہ! پاپر کاب ہوں۔ ۱۹ اکتوبر کو واپسی کی توقع ہے۔ اس کے بعد کسی دن کتب خانہ جا سکوں گا۔ خدا کرے آپ کے دیے ہوئے نمبر صحیح ہوں<sup>(۱)</sup>۔  
میں بوڑھا بھی ہو چکا ہوں۔

خاکسار

محمد حمید اللہ

۱۔ چند مخطوطات سے صفائی کے حالات کے ضمن میں معلومات طلب کی تھیں جو ذاکر صاحب نے بعد میں مہیا کر دیں، بلکہ وہ معلومات سن و عن اپنے باریک قلم سے ملبوہ کتب سے نقل کر دی تھیں۔ ان کتب کا ذکر اگلے خط میں موجود ہے۔

[24]

۶ مارچ ۱۹۷۹ء

### محترمی دام لطفکم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، میں سفر پر تھا، پرسوں رات واپس آیا۔ آج کتب خانہ [بیشتل لا بجریری جیرس] گیا۔ وہاں التاریخ المجد لابن الجمار نہیں ہے۔ ۲۱۳۱ پر تاریخ بغداد خطیب بغدادی کی ایک جلد ہے۔

اہمیل الصافی نمبر ۲۰۷۰ دیکھی وہ حروف تہجی پر ہے۔ نہ صفائی اور نہ صاغی کا اس میں وجود ہے۔ وہ حرف ع پر ختم ہوتی ہے اسی لئے محمد بن الحسن دیکھنے کا امکان نہیں۔ عیون الاخبار نمبر ۱۵۶۰<sup>(۱)</sup> ایک بہت مختصر تاریخ اسلام ہے، خانوادہ وار معلوم نہیں صفائی کا اس میں کس سلسلے میں ذکر ہے۔ تھوڑی دیر ورق گردانی کرتا رہا، ناکام رہا۔ عیون أخبار الاعیان نمبر ۲۶۷۷<sup>(۲)</sup> پر مرمت کے لئے جلد ساز کے ہاں ہونی معلوم ہوئی۔ پتہ نہیں کب تک آ سکے گی۔ چار چھ ماہ بعد ان شاء اللہ مکرر متکوا کر اطمینان کروں گا۔

اس منفی نتیجے پر متأسف ہوں۔

میں نے عباب<sup>(۳)</sup> کا مخطوطہ استانبول میں دیکھا ہے لیکن کہہ نہیں سکتا کہ اس کے مقدمے میں یا اندر کسی موقع پر مولف کی آپ بیتی ہو۔ اگرچہ مدھم خیال ہے کہ کسی لفظ کے سلسلے میں لکھا ہے کہ وہ ایک جزیرہ ہے اور یہ کہ اسے انہوں نے اپنے کسی سفر (یا سفارت) کے سلسلے میں دیکھا ہے۔ مگر اب وہ لفظ بھی یاد نہیں<sup>(۴)</sup>۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

- ۱۔ عيون الأخبار و نزعة للأبصار، تأليف مجدد أبي السرور الصديق
- ۲۔ عيون الأخبار الأعيان من مختلي في سالف العصور والأزمان، تأليف أحمد بن عبد الله البغدادي۔
- ۳۔ العباب الزاخر وللباب الفاخر، تأليف الصغافی۔
- ۴۔ صفائی نے العباب میں اپنے پارے میں کافی معلومات دی ہیں، دیکھئے مقدمہ محقق العباب الزاخر، اور میرا پی ایج ذی کا مقالہ بعنوان: ”افت نویں میں الحسن بن محمد بن الحسن الصغافی کی خدمات“، پیش کردہ در چناب یونیورسٹی، لاہور: ۱۹۸۲ء۔

## [25]

۲۳ ذی قعده ۱۴۹۹ھ

کمری دام لطفکم

سلام مسنون۔ خیر و عائیت کا طالب۔ الحمد للہ بعافیت گر پہنچ گیا۔ آپ کی نوازوں کی یاد ہر وقت تازہ ہے۔

میں آج کتب خانہ گیا تاکہ مطلوبہ کتابوں کی تحقیق کروں۔ ایسا محسوس ہوا کہ میں یہ کام کر چکا ہوں اور ڈاک نے میرا خط آپ کو نہیں پہنچایا ہے۔ بہرحال چاروں کتابیں نکلوائیں۔ ناجی صاحب کا مجھے تجربہ ہے:

۱۔ نمبر ۱۲۳۱ پر ابن خجارت کی نہیں خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد کا ایک جزء ہے جس میں علی بن محمد بن فضل بن محمد تک کے حالات ہیں۔ صفائی کا اس میں ذکر نہیں۔ ابن خجارت کی دو کتابیں یہاں ہیں۔ ایک نمبر ۱۶۳۰ تاریخ مدینہ منورہ (الدرة الشفیعیة) دوسری نمبر ۲۰۸۹ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال<sup>(۱)</sup>۔

۲۔ ائمہل الصافی کا جو جزء نمبر ۲۰۷۰ پر ہے اس میں نہ صفائی، اور نہ محمد بن الحسن کا ذکر ہے۔

۳۔ عيون الأخبار لابن الصديق کا یہاں مخطوط نمبر ۱۵۶۰ صرف جلد اول پر مشتمل ہے۔ اس میں خلفاء عباییہ کے بے حد مختصر حالات ہیں۔ صفائی کا حال ۶۵۰ھ کے لگ بھگ زمانے میں مجھے کہیں بھی نہ ملا۔

۴۔ عيون الأخبار لاحمد بن عبد الله نمبر ۷۷۷ تو اس سے بھی گئی گزروی تاریخ ہے۔ خلفاء کے حالات آدمی ایک سطر سے زیادہ میں نہیں۔ یہاں بھی صفائی کا ذکر نظر سے نہیں گزرا۔  
ہو سکتا ہے تو ناجی صاحب ہی کو لکھ کر پوچھئے کہ صفائی کے حالات کس صفحے پر ہیں (۲)۔  
آپ نے ایک پتہ بھی مانگا تھا وہ یہ ہے:

Institut de Recherche et d'Histoire des Textes, 40, Avenue  
d'Iéna, 75016, Paris, France.

۱۔ آپ کو کسی مخطوطے کی صحیح میں کتاب النبات للدینوری کے بعض حوالے مطلوب تھے۔ وہ آپ مجھے لکھ بھیجیں تو میں ان شاء اللہ تلاش کروں گا۔ جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا تھا کہ دینوری کی (۱) جلدیں والی کتاب اب ناپید ہے۔ جلد ۳ میں yele میں ملی ہے اور جلد ۵ استانبول میں اور چھپ گئی ہیں۔ میں نے متاخرین کے ہاں کے اقتباسات سے جلد ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ میں کیا ہے جو ناشر کا منتظر ہے۔ جلد ۶ کے ۵۰۰ صفحے المعهد الفرنگی نے قاہرہ میں چھاپ دیئے ہیں، جلد ۵، ۶، ۷ حروف تہجی پر قاموس النباتات ہے۔  
کیا کسی محمد یں صاحب کا لاہور سے انگریزی ترجمہ قرآن (پارہ ۱، ۲۰) عربی کو لاطینی خط کے ساتھ چھپا ہے؟ کب؟  
اسی طرح فیروز الدین روی کا ترجمہ کراچی سے۔

کیا کسی محمود والی ۷ زائد کے انگریزی ترجمہ قرآن کا آپ نے ذکر سنائے؟ میں نے کسی اخبار میں پڑھا تھا مگر مطلقاً کوئی تفصیل نہیں ملی (۳)۔  
خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

### مختصر

محمد حمید اللہ

- ۱۔ یہ کتاب ابن الحبار کی نہیں بلکہ یوسف بن عبدالرحمٰن المزri کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اشتباه ہوا ہے۔
- ۲۔ معروف تاجر نے اپنی تاریخ الحصیریہ میں بتایا کہ صفائی کا ذکر ان کتابوں میں بھی ہو گا۔
- ۳۔ لاہور سے محمد یاسین نے انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ وہ ترجمہ عبدالرحمٰن طارق کا تھا جسے محمد یاسین نے

چھاپا تھا، اس نے ساتھی متن قرآن کو لاطینی حروف میں لکھا تھا۔ کراچی سے فیروز الدین روئی کا ترجمہ ان دونوں شائع ہوا تھا۔ محمود دائی کا انگریزی ترجمہ قرآن (الغیر متن) بیروت سے ۱۹۸۰ء میں چھاپا تھا۔

## [26]

۱۸ ذی جمادی ۱۴۹۹ھ

### محترمی

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کشمیری مولانا مقبول سبحانی مرحوم مدینہ منورہ میں مہاجر تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کا کشمیری ترجمہ کیا تھا۔ وہ صدر پاکستان محترم بجزل ضیاء کے ہاں موجود ہے<sup>(۱)</sup>۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے ایک استزان ہوا ہے اگر اس کا تحقیق ہوا تو غالباً ۱۳ دسمبر سے بہاولپور میں دو ہفتے رہنا ہوگا۔ والامر بیداللہ۔ یہاں جلیلو تیک ناسیوتاں میں ہارون بن مسی (کنزا) بن الجنید کا ایک رسالہ ”أربعین حدیثاً ربانية قدسیة“ ملا ہے جو مولف<sup>(۲)</sup> کے دادا جنید کی تالیف ہے اور پوتے نے حواشی لکھے ہیں۔ زمانہ تالیف و استسانخ کچھ بھی نہیں معلوم اور نہ مولف کا کچھ پتہ چل سکا۔ De Slane نے ہارون بن موسیٰ لکھا ہے جو اصل کے مطابق نہیں۔ ممکن ہے ”مفہی“ ہو۔ لعل اللہ یحدث

بعد ذلک امرا

فقیر حیر

محمد حمید اللہ

۱۔ مقبول سبحانی کے کشمیری ترجمے کی طباعت کے لئے ڈاکٹر حیدر اللہ صاحب نے سفارش کی تھی، اس کے لئے وزارت نہایت امور کے زیر ایک کمیٹی بھی بنی، ڈاکٹر ہالپیٹا صاحب ڈائریکٹر کی معرفت میں اس کا سکریٹری بنایا گیا تھا، چند اجلاس ہوئے مگر وہ ترجمہ پھر بھی معرض التواہ میں رہا۔

## [27]

۲۳ جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

### عزیز مکرم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں اور علمی خدمت کی پیش روی میں مشغول۔

حال میں ایک کتاب چھپی ہے: ”مکتبہ شاہی مرکز کی فہرست: الخزانۃ الملکیۃ۔ القصر الملکی،

الرباط، نتیجات من نوادر المخطوطات، ۱۳۹۸ھ۔ اختیاطاً آپ کی دلچسپی کی ایک چیز کا ذکر کرتا ہوں۔

صفحہ ۹۹ پر مخطوط نمبر ۲۸۳۵: "الباب الراخر والباب الفاخر لأبي الفضائل الحسن بن محمد بن الحسن بن إسماعيل القرشي الصغاني المتوفى ببغداد سن ۱۲۵۲ھ / ۱۷۰۰ م یقع أصله في عشرين مجلداً. وقد توفي مؤلفه قبل أن يتمه وانما بلغ فيه، إلى الميم ووقف في مادة "بكم" حيث رتبه على أواخر الكلم كالقاموس للفيروز آبادی. الموجود منه أربعة مجلدات وهي الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر مع مجلد مختلط. مكتوب بخط مؤلفه وهو خط مشرقي مليح".

اس خط کی رسید کی تو کوئی ضرورت نہیں لیکن آئندہ آپ کسی ضرورت سے لکھیں تو میری دلچسپیوں کا بھی خیال ذہن میں رکھیں، مثلاً تراجم قرآن مجید پر مضامین، چاہے عام، یا کسی معین زبان کے متعلق۔ کتاب النبات للدینوری، پرانے مولفون کے مخطوطات۔

احباب کو سلام۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

مزید:

آئندہ اکتوبر کے وسط میں جنوبی افریقا کے جزیرہ ریونیوں کی جامعہ کی دعوت پر دو ہفتوں کے لئے جانا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

۱۔ ڈاکٹر موصوف میری دلچسپیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ معانی لاہوری کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ان کی کتاب کا یہ نسخہ ہمارے لئے بہت اہم خبر تھی، چنانچہ ہم نے فوری طور پر سے ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے کے لئے حاصل کر لیا تھا۔

[28]

۲۵ شوال ۱۴۰۰ھ

محترم و کرم کان اللہ مکرم

سلام مسنون۔ الحمد للہ خیریت سے گھر پہنچ گیا۔ دو ایک دن اسہال رہے۔ اب افاق ہو گیا ہے،  
وللہ الحمد آپ کی نوازشیں سدا یاد رہیں گی <sup>(۱)</sup>۔

بائبل سننہ پر حضور اکرمؐ کی ناراضی کی مخلوق دیکھنے مصنف عبدالرازاق جلد ۱۱ فقرہ نمبر ۲۰۰۶۱  
برائے حضرت حفصہ، اور فقرہ نمبر ۲۰۰۶۲ برائے حضرت عمر۔

## وَدُمْتُمْ بِالْعَافِيَةِ وَالسَّلَامُ

النَّفَرِ إِلَى اللَّهِ

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب صدر پاکستان جزل خیاء الحق کی درخواست پر تشریف لائے۔ ان سے ملاقات کے بعد ڈاکٹر صاحب سے خاصی طویل ملاقاتیں رہیں، اس عرصہ میں، میں نے ان سے گفتگو کو کہیں لکھ لیا تھا۔ یہ ملاقاتیں خاصی علمی معلومات اور سرگرمیوں پر مبنی تھیں۔ اس عرصہ میں اہم کاریعنی ہوئے، پھر اسی حالت میں ہیں چلے گئے تھے۔

[29]

۷ نومبر ۱۹۸۰ء

کرم و محترم دام الطفقم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔ اگر میں نے آپ کے خط کا جواب نہیں دیا ہے تو از راه نوازش معاف فرمائیں۔ کاموں کی کثرت تھی کہ کئی یونیورسٹیوں میں رہ کر آیا تھا۔ آدمی آدمی رات تک روزانہ کام کرنے کے باوجود مجتمع کام سے فارغ نہ ہو سکا۔ اور بھول بھی روز افزود ہے۔

میں نے پروفیسر وایدا کو دس ایک دن ہوئے خط لکھا تھا تعالیٰ جواب نہ آیا۔ شاید اس کے انتظار میں آپ کو جواب نہ دے سکا۔ (یہ ہنگری کے یہودی بیوں ہیں)

معاف فرمائیے پہلے تو پوچھنا یہ ہے کہ اب بچے کا کیا حال ہے، جسے میرے وہاں قیام کے زمانے میں حداد پیش آیا تھا<sup>(۱)</sup>؟

آپ کے فرانسیسی جملے کا ترجمہ میں یوں کروں گا: ”یہ معلوم ہے کہ وہ ۱۸۳۸ء میں ایک علمی سفر کے دوران میں دیانا میں پریل ہار پور گتال سے ملا تھا۔ اس بڑے آسٹریا یا مستشرق کی ملاقات، معلوم ہوتا ہے کہ اس دلچسپی پر محسوس تاثیر کا باعث ہوئی جو چیپاریو مشرقی زبانوں کے مطالعے میں لینے والا تھا۔ (یعنی اس ملاقات کے باعث اس نے دلچسپی ایسی شروع کی)“<sup>(۲)</sup>۔

وایدا صاحب کو اب سکرر خط لکھتا ہوں کہ وہ پیش پاچے ہیں اور ان سے ان کے دفتر میں ملاقات نہیں ہو سکتی۔ بوڑھے بھی ہو گئے ہیں۔

میرا قصور تعویق و تاخیر پر معاف فرمادیں۔

کیا آپ کے کتب خانے میں صحیح بخاری کا فرانسیسی ترجمہ از Houdes and Mercies

ہے؟ میں نے اس کی غلطیاں جمع کیں جو ایک حصہ جلد ہو گئی ہیں (۲۰۰ صفحہ کے حصے) اب الحمد للہ وہ ایک مستقل کتاب کے طور پر چھپ رہی ہیں۔ ناشر:

Association Culturelle Islamique, 39, Rue de Tanger, 75019-Paris

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ احباب کو سلام۔ افسوس رہا کہ وہاں آپ اور آپ کے کتب خانے سے حسب لمحواہ استفادے کا وقت نہ پا سکا۔ اس کی تلافی یہاں ممکن نہیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ان دنوں اسلام آباد میں تھے کہ از راہ کرم میرے گھر تشریف لائے۔ اسی دن میرے بڑے بیٹے (نور الصباح سلط) کا کھیلتے ہوئے پاڑو ٹوٹ گیا تھا، برابر روزانہ اس کے بارے میں پوچھتے رہے تھے۔

۲۔ کوئی یاد نہیں پڑتا کہ یہ بات کس صحن میں لکھی تھی، کون سی کتاب سے یہ جملہ تھا اور کس سیاق و سبق میں تھا۔ یا ڈاکٹر صاحب سے کسی اور نے دریافت کیا تھا، اسے میرا سوال سمجھ کر مجھے لکھ دیا۔

## [30]

۲۷ ربیع الآخر ۱۴۸۱ (۱۹۶۰)ھ

محترمی زادِ مجید

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ ممنون و متسافر ہوا۔ میں نے جب میکروفلم پر سے وہ عبارت نقل کی تو میں خود لکھ کا تھا اور عبارت ناکمل معلوم ہوئی تھی۔ مگر تھی وہی عبارت۔ گویا کاتب کی غلطی ہوگی۔ چونکہ آپ کے دوسرے مصادر سے اس سقطے کی تلافی ہو جاتی ہے<sup>(۱)</sup>، فالحمد للہ۔

Vajda کا تلفظ وای دہ ہوتا ہے۔ یہ ہنگروی ہیں جہاں [جے] کا تلفظ یہ ہوتا ہے، جو من کی طرح۔ انہیں اب پیش ہو گئی ہے اور جائیں سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ چونکہ مجھے درد بھرا خط لکھا ہے ”وایدہ کی حکمرانی اب ختم ہو گئی۔ اب اس کا احساس ہو رہا ہے“، البقاء للہ۔

خدا کرے آپ اور اہل و عیال خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب نے ”شیوخ الذمی“ سے مقالی کے بارے میں ایک طویل عبارت نقل کر کے دی تھی، یہ بات اس صحن میں

ہے۔ یہ طویل عبارت میرے پی اچ ڈی کے مقالہ میں صیہ نمبر ۷ میں دی گئی ہے۔

### [31]

۲۳ رب جمادی ۱۴۰۵ھ

محترم زاد فیضکم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں اور اہل و عیال بھی۔

امید کہ آپ کا مقالہ تکمیل پا رہا ہوگا۔<sup>(۱)</sup>

کیا آپ کو ایک زحمت دے سکتا ہوں؟ امام ابو یوسف نے کتاب الخراج (طبع بولاق ص ۷۸) میں لکھا ہے کہ جب ایک سرحدی افسر نے ان کو لکھا کہ اجنبی تاجر ہمارے ہاں آتے ہیں تو ان سے کس طرح سے چنگی لی جائے؟ جواب بھیجا کہ اسی شرح سے جو مسلمان تاجروں سے ان کے ملک میں لی جاتی ہے۔ مجھے ان دونوں سوال و جواب کے خطوط کی اصل عربی عبارت مطلوب ہے۔ اگر آپ کے ہاں کوئی جدید اشاعت ہو تو انہکس میں مندرجہ کا کلمہ دیکھ لیں۔

زحمت دے رہا ہوں۔ کرم ہای تو کرد ما را گستاخ۔ احباب کی خدمت میں بھی سلام۔

حقیر نقیر

محمد حمید اللہ

۱۔ پی اچ ڈی کا مقالہ جو صفائی کی لفظ نویسی سے متعلق تھا۔

### [32]

۱۸ شعبان ۱۴۰۵ھ

محترم و مکرم زاد محمد کم

السلام عليکم ورحمة الله وبركاته، آپ کا کرم نامہ ملا۔ جزاکم اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔ مجھے اس سے بڑی مدد مل گئی۔<sup>(۱)</sup>

ابھی یوگوسلاویا سے واپس آیا ہوں۔ وہاں جامعہ کے ساتھ ایک کلیئہ علوم اسلامیہ بھی قائم ہو گیا ہے اور پہلے گرجی باؤس اسی سال لٹکے ہیں۔ حکومت مذهب کے بارے میں کافی فراخ دل نظر آتی ہے۔ معتدلب نو مسلم بھی نظر آنے لگے ہیں۔ بہت سی نئی مسجدیں بھی بن رہی ہیں۔ والحمد للہ علی

احسان

مکرر دلی شکریہ۔

نیاز مند  
محمد حمید اللہ

ا۔ اوپر والے خط میں جو معلومات کتاب الخراج سے پچھی گئی تھیں، وہ بالتفصیل مہیا کر دی گئی تھیں۔

[33]

لاہور۔ ۱۰ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

برادر محترم زاد مجدد

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ، میں شرمندہ ہوں کہ اسلام آباد میں ہفتہ بھر رہا لیکن آپ سے رابطہ پیدا نہ کر سکا۔ صبح کے آٹھ بجے کافنس شروع ہوئی تھی اور دن گیارہ بجے رات تک سر کھجانے کو فرصت نہ ہوتی تھی۔ ہر روز خیال کرتا رہا کہ ٹیلیفون ہی کروں، عین وقت پر کوئی ملاقاتی ”نازل“ ہو جاتے رہے۔

کیا آپ کے ہاں الفقه علی المذاہب الأربعة ہے۔ میرے خطبات بہاول پور کی ”تقریظ“ کرتے ہوئے علامہ رفع اللہ شہاب نے کتاب مذکور، ج ۳، ص ۳۲ کے حوالے سے لکھا ہے کہ مضاربہ (کپنی) کی صورت میں شریک سرمایہ کو نفع میں شرکت کا تو حق [ہے]، خسارے میں شرکت کی ضرورت نہیں۔ کیا ان کا حوالہ اور اذعا صحیح ہے؟

مجھے ۲۲ رجبوری کی شام کو پاریں جانا ہے۔ توقع نہیں کہ اس سے پہلے آپ کا جواب مل سکے۔  
احتیاطاً بہر حال پتہ لکھتا ہوں۔

le/Mohiuddin Abdul Qadir, 2189, Pir I.B. Colony, Karachi.

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند  
محمد حمید اللہ

[34]

۱۹ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

### مختصری زاد مجدد کم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، جو منی گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ جزاً کم  
اللہ احسن الاجراء۔ "هی فی اللہ فہ... والخسارة علی صاحب المآل"۔

اولاً یہ لغوی معنی ہیں۔ شرعی اور اصطلاحی معنے بھی موافق نے دیے ہیں یا نہیں؟ دوسرے صاحب  
المآل کون ہے؟ جس نے قرض دیا ہے یا جس نے قرض لیا ہے؟ میری رائے میں وہ جس نے قرض  
دیا ہے یعنی سرمایہ مہیا کیا ہے اور یہ درست ہے۔ گویا وہ کسی کو ملازم رکھتا ہے کہ تجارت کرے اور کہتا  
ہے کہ نقصان میرا، نفع ہم دونوں کا<sup>(۱)</sup>۔

بیوگوسلاویا کی زبان کا پہلے نام تھا: بوشناق یعنی بوسنیہ Bosnia کی زبان۔ اب ہر صوبے کی  
زبان کا نام الگ کر دیا گیا ہے: سربیا، کرواتیا، بوسنیا، مونٹینگر وغیرہ۔ یہ زبان لاطینی اور روی دنوں  
خطوں میں لکھی جاتی ہے، صوبوں کے فرق سے۔ اور دنوں خطوں میں کئی تراجم قرآن ہیں۔ ایک تازہ  
چھپا ہے لاطینی خط میں<sup>(۲)</sup>۔

میں سابق "جنت نشان"<sup>(۳)</sup> کو جا نہیں سکتا کہ پناہ گزین ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ خط آپ کو  
دارِ مصنفین سے واپسی پر ہی ملے۔ وہاں کے تاثرات پر چند سطریں لکھ سکیں تو نوازش ہوگی۔

آپ کے عربی [رسالہ] "الدراسات الاسلامیة" کے تازہ نمبر میں میرا ایک مضمون چھپا ہے۔  
معلوم نہیں اس کے آف پرنٹ نکالے گئے ہیں یا نہیں۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خلاص

محمد حیدر اللہ

۱۔ اس خط کو پچھلے خط سے ملا کر پڑھا جائے تو مقصود سمجھ میں آ جائے گا۔

۲۔ ان دوں مررجم جزل خیاء الحق کو بوسنیا کی طرف سے ان کی کسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پہلیں کیا گیا، اس کی زبان  
مجھے سمجھ نہیں آئی تھی، اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

۳۔ مراد حیدر آباد دکن ہے۔

[35]

۱۲ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

### محترمی زاد فیعکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ بہت پیارے دوست ہیں۔ آپ سے جب نصف ملاقات بھی میسر ہو جاتی ہے تو باغ باغ ہو جاتا ہوں، طول اللہ عمر کم۔

اعظم گڑھ کے اجتماع کے حالات معارف اعظم گڑھ میں بھی آ رہے ہیں۔ آپ کی کرم فرمائی کا بھی شکریہ۔

میں بے طن اور بے پاسپورٹ ہوں۔ یہاں سے مجھے جو Titre de voyage ملتا ہے اس پر صراحت ہوتی ہے کہ ہر جگہ جا سکتا ہوں بجز بھارت کے۔ یوں بھی میرے پاس امکان نہیں کہ ذاتی مصارف پر ایسے لمبے سفر کر سکوں۔

میرے مقالہ ڈارون کے لئے اطلاع کا شکریہ۔ اس کے لئے زحمت نہ فرمائیں۔ البتہ ہو سکتا ہے تو میری کتاب Muslim Conduct of State کا اردو ترجمہ جو آپ کے ہاں طباعت کے لئے آیا ہوا ہے، اس کو کچھ چلتا کریں ممنون ہوں گا۔ مترجمہ غازی صاحب کی بہن ہیں۔

جزئی احیاء کتب میں اس ناجیز نے بھی حصہ لیا ہے اور میری کتاب النبات للدینوری ایک جلد فرانسیسی حکومت نے چھپوائی۔ ایک اور جلد حکیم محمد سعید صاحب ہمدرد فاؤنڈیشن کے ہاں عرصے سے موجود ہے۔ لعل اللہ تحدث بعد ذلک امرا۔

مخازی عروہ بن الزبیر اگر بازار میں ہو تو فوراً خرید لوں۔ دیکھی تو نہیں لیکن طبری وغیرہ کے ہاں اس کے جو اقتباسات ہیں، ان سے کچھ نہ کچھ واقعیت رہی ہے۔

خدا کرے آپ کی ڈاکٹریٹ کی کارروائی جلد حسنِ انتظام کو پہنچ۔ پیشگی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ افسوس کہ یہ ترجمہ کہیں خالق ہو گیا اور آج تک کہیں چھپ نہ سکا۔

[36]

۲۹ جادوی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

### محترمی زادِ مجید کم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، ابھی ابھی آپ کا کرم نامہ ملا۔ ممنون ہوا۔

خطبات بہاولپور کا غلط نامہ ان شاء اللہ چند دن میں فتو کاپی لے کر آپ کو ارسال کرتا ہوں۔ اگر آپ کتاب کے پڑھنے میں دیگر غلطیوں سے دوچار ہوں تو از راہ کرم مجھے ان کی اطلاع سے محروم نہ رکھئے۔

آدمی خط یا جواب قلم برداشتہ لکھتا ہے۔ اس پر اتنی احتیاط نہیں برستا جتنی مثلاً کسی مقالے یا کتاب میں۔ اس لئے میرے خطوط کی اشاعت مجھے پسند نہیں، بھر اس کے کر خط کسی رسائلے یا اخبار کو اشاعت ہی کے لئے لکھوں۔ بہر حال انتظار کیجھ تاکہ میری زندگی کا آخری خط لکھ کر چلا جائے<sup>(۱)</sup>۔ ایک بات البتہ ذہن میں آ رہی ہے، ایک پر لطف خط۔ لیوی دیباً ویداً اٹلی کے سر برآ وردہ مستشرق تھے [جو] مجھ سے خاص مہربانی سے پیش آتے تھے۔ ایک بار روم گیا تو اپنے گھر میں ٹھہرایا، خود ساتھ لے کر داتیکان گئے اور وہاں کے بعض مخطوطات کے میکروفلم دلائے، خیر۔ ایک مرتبہ انہوں نے لکھا کہ ان کے پاس ایک گنام عربی کتاب ہے عبرانی رسم الخط میں، ناقص الاول، شروع ہوتی ہے فلاں جملے سے۔ گمان ہے کہ یہ فلاں مولف کی کتاب ہوگی۔ میں نے استانبول میں ان کی بیان کردہ عربی کتاب کا مخطوط پایا۔ ابتدائی حصہ جو عبرانی خط کے مخطوطے میں منقوص تھا وہ بھی لکھ بھیجا اور آخر میں لکھا: ”مجھے یقین ہے کہ آپ ایک جادوگر ہیں (کہ کتاب کو صحیح طور سے معلوم کر لیا کہ وہ کس کی ہے) اور یہ یقین اس لئے بھی مستحکم ہو جاتا ہے کہ استانبول کے مخطوطے کے آخر میں جو فوائد ہیں ان میں ایک دعا یا طریقہ ’نی ابطال اسر، بھی ہے!‘۔ وہ بوڑھے تھے۔ عادتی طور پر ذرا دیر ہی سے جواب دیتے تھے۔ مگر اس پر پھر ٹک اٹھے فوراً جواب دیا کہ ہاں ایسا جادوگر ہوں جسے سڑک پر زندہ جلایا جاتا ہے، تمہاری تلاش کا شکریہ وغیرہ۔

کیا ایک نئی رحمت بھی دے سکتا ہوں۔ کئی اور لوگوں کو بھی لکھ چکا ہوں۔ موفق الدین ابن قدامہ کی اصول فقہ میں ایک کتاب ہے ”الروض“۔ معلوم ہوا کہ اس میں ایک باب، یا ایک فصل، ”سنن رشائع من کان قبلکم“ پر ہے۔ وہ یہاں کہیں نہ ملی۔ اگر یہ کتاب اتفاقاً آپ کے ہاں ہو تو

کسی فرصت میں متعلقہ جو دوچار صفحے ہوں ان کی نقل سے نوازیں<sup>(۲)</sup>۔ والا جر عند اللہ۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے بارہا ڈاکٹر صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ آپ کے خطوط جمع کرنا چاہتا ہوں، اس لئے جن حضرات کو آپ نے خط لکھے ہیں، ان کے پتے جاتے دیں، اگر خطوط کی نقل رکھی ہو تو وہ عنایت فرمائیں مگر موصوف اس کے حق میں نہیں تھے۔ اسی ضمن میں یہ بات انہوں نے لکھی ہے۔

۲۔ کتاب کا عنوان ہے: "روضۃ الناظر و جنة الناظر"۔ اس کے ص ۸۲ ۸۳ کی فوٹو ارسال کی گئی تھی۔

### [37]

۱۳ ربیع المکر ۱۴۰۲ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ کہہ نہیں سکتا کتنا ممنون ہوا۔ کئی اور "علماء" کو بھی لکھا تھا۔ کسی نے جواب نہ دیا، خیر۔ بارک اللہ فیہم<sup>(۱)</sup>۔

مولف کی ہوں یا کاتب (کمپوزیٹر) کی، غلطیاں برآمد ہوں تو کارآمد چیز ہیں۔ کاتب کی غلطی ناظرین کے لئے، اور اس دفعہ یہ غیر معمولی طور پر کثیر ہوئی ہیں؛ مولف کی غلطی پر تنبہ سے یا مولف کے خیال کی اصلاح ہوتی ہے یا اس کے جواب پر ہماری تکمیل غلط ہوئی کی۔

ایک مرتبہ مرحوم ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو میں نے لکھا کہ ان کی تفسیر میں ایک جگہ حضرت جو ہر یہ<sup>(۲)</sup> کو یہودی الاصل چھپ گیا ہے۔ وہ خزانیعیہ، یہ دیتے تھیں۔ یہودی الاصل تو میرے علم میں صرف حضرت صفیہ تھیں، ان کا حوالہ پوچھا، فوراً قبول کیا کہ سہو قلم ہوا ہے، آئندہ اصلاح کر دوں گا۔ معلوم نہیں جدید طباعت میں تصحیح ہوئی یا نہیں<sup>(۲)</sup>۔ اس کا علم پہلینا چاہئے کہ مولف مرحوم کی کتابیں بہت پڑھی جاتی ہیں۔

میں الاسنوی کی اصول فتنہ سے تو واقف ہوں لیکن سُنُنِ مَنْ قَبَّلَم پر بھی انہوں نے کچھ لکھا ہو، اس پر نظر نہ پڑی تھی۔ کتاب بڑی ہے، اگر بغیر عجلت کے، کسی آئندہ خط میں صفحے اور جلد کی نشاندہی ہو سکے تو عنایت ہوگی۔ امام غزالی ہی نہیں آئندہ دل دیگر قدماء (بشمل جاصص) کے اقتباسات میرے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ مصطفیٰ زید سے البتہ واقف نہیں ہوں<sup>(۳)</sup>۔

آپ نے محمود والی زاہد لکھا ہے۔ میرے پڑھنے میں تو وہ ZAYID تھا۔ مگر آپ بہتر واقف

ہیں (۲)۔ مجھے تو اب یاد نہیں کہ کہاں پڑھا تھا۔ بارک اللہ فیکم و جزاکم خیر الجزاء۔  
 مکر شکریہ۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ کار لائقہ سے ضرور یاد فرمائیں۔  
 نیاز مند  
 محمد حمید اللہ

- ۱۔ سابقہ خط میں مطلوب معلومات صحیح تھیں۔
- ۲۔ یہ بات ابھی تک پایہ صحت کو نہیں پہنچی کہ مولانا کی کتب میں اس کی درستی کر دی گئی ہے یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں ہوا کہ یہ ذکر تقویر میں کس جگہ ہے؟
- ۳۔ مصری عالم ہیں، انہوں نے قرآن کے بارے میں کوئی تحریر شائع کی تھی اس کا ذکر ہے۔
- ۴۔ زاید علی ٹھیک، میرے خط کو ٹاپ کرتے وقت یہ غلطی ہو گئی تھی۔

### [38]

۲۳ ربیع المکر ۱۴۰۲ھ

محترم و مکرم زادِ مجدد کم  
 السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرم ہائی تو کرو ما را گتناخ۔

جنوری ۱۹۸۲ء کا رسالہ قوی زبان ابھی آیا ہے۔ اس میں صفحہ ۶۲ پر کسی میر عبدالعزیز صاحب کا ایک مضمون ”قرآن مجید کا کشمیری ترجمہ“ اخبار / رسالہ ”النصاف“ راولپنڈی مورخہ ۷ ار ۱۹۸۱ء صفحہ ۲ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کیا اس کی اصل یا نقل یا خلاصے کے حصول کا کوئی امکان ہے؟ عجلت بالکل نہیں۔ میری تالیف القرآن فی کل لسان کی طباعت جدید کے وقت کام آنے والا مواد ہو گا۔ اس مدد پر خدا آپ کو جزائے خیر دے گا۔

کوئی خدمت میرے لائق؟ حفظکم اللہ و عافا کم۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

- ۱۔ موصوف قرآن کریم کے کشمیری ترجمے سے بہت لوچی رکھتے تھے، اس نے یہ معلومات اکٹھی کر رہے تھے۔

[39]

۲۲ رمضان ۱۴۰۲ھ

### مختصری دام لطفکم

سلام مسنون و رحمة اللہ و برکاتہ، آج آپ کے ہاں سے دراسات اسلامیہ (عربی) نج ۷۱، ع ۲ پہنچا، ولی شکر یہ۔ اس میں خطبات بہاول پور پر ایک طویل تقریظ چھپی ہے۔

آج کی تحریر کا باعث کچھ اور ہے:

بہت دن غفلت کرتا رہا۔ اب کل ہی اپنا وصیت نامہ نوٹری کے ہاں رجسٹر کرا دیا ہے کہ یہاں میرے کوئی رشتہ دار نہیں بالکل تھا ہوں۔ میرے ہاں بہت سے ماگر فلم ہیں مثلاً فقہ ختنی کے نوادر (استانبول سے)۔ قرآن مجید کے لغایادو تراجم (اصفی زبان عربی خط میں)۔ وغيرہ۔ میں نے اپنے وصی سے خواہش کی ہے کہ یہ ذخیرہ آپ کو بھجو دیں، اگر آپ کو پسند ہو۔ یہ کب ہوگا، خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کیا آپ کے ادارے کے لئے ممکن ہے کہ وزارت خارجہ کو خط لکھیں کہ اگر حیدر اللہ کی وفات پر اس کے وصی پاریس کے سفارت خانے کو ماگر فلموں کا ایک بستہ پہنچائیں تو لے کر ڈپلومیٹک بیک سے وہ آپ کو بھجو دیں؟ ایسا مراسلہ اگر وہ پاریس کی سفارت گاہ کو بھیجیں تو براہ اکم اس کی ایک نقل آپ کو، اور ایک نقل مجھ کو بھی دیں۔ یہ میں فلموں کے بستے میں اپنے وصی کی ہدایت کے لئے رکھ دوں گا۔ یہ آپ کی مرضی پر ہے، آپ پر جبر کرنا نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

ان شاء اللہ آئندہ ہفتے الجزاں جا رہا ہوں۔ دو ہفتوں میں واپسی کی توقع ہے۔ وہاں ایک کافرنس میں بلایا گیا ہوں۔

دیگر حالات گزر رہے ہیں۔ خدا آپ کو خیر و عافیت سے رکھے، عید مبارک۔

خلاص

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی ماٹرکرڈ فلیمیں ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ (اسلام آباد) کو دینے کی وصیت کی تھی۔ میں نے اس ضمن میں بھاگ دوڑ کر کے وزارت خارجہ کی معرفت اس وقت کے ڈاکٹر کیٹر سے خط لکھوائے، اور اس وصیت کو باقاعدہ درج کرا دیا تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں آخری خط (جس کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے اپنے اگلے خط نمبر ۵ میں کیا ہے) میں اطلاع دے کر اطہریان کا انتہار بھی کیا تھا۔

## [40]

۹ اگست ۱۹۸۲ء

## مترمی زاد مجکم

سلام نیاز۔ ابھی الجداڑ کے سفر سے تھا ماندہ واپس آیا تو منتظر ڈاک میں عنایت نامہ ملا۔ باعثِ ممنونیت ہوا۔

فرانسی وزارت خارجہ سے میرے کوئی مراسم نہیں۔ ماںکروں کے لئے سونچوں گا۔ فی الوقت تو کوئی چیز ذہن میں نہیں آ رہی ہے۔

میری نشریات کی قلمی فہرست مطبوعہ فہرست سے کچھ بہت زیادہ مفصل نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر روز اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں چار پانچ نئے اندر اجاجات کی ضرورت پیش آئی۔ قلمی فہرست کے فوٹو سیمیجوں تو وہ بھی جلدی میں فرسودہ ہو جائیں گے۔ مطبوعہ فہرست میں جو حوالے ہیں وہ تلاش کے لئے کافی ہیں<sup>(۱)</sup>۔

خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔

## خلاص

محمد حیدر اللہ

۱۔ آپ کی جملہ مطبوعہ تحریرات ایک بڑے رجڑ میں درج ہوتی رہتی تھیں، جن کی تعداد خاصی بڑی تھی، میں نے اس کی فوٹو طلب کی تھی، مگر میں محروم رہا۔ اس کی لفظ میرے دوست جناب ڈاکٹر غزیر شس (جنہی لاصل حال مکہ گرمہ) نے اپنے سفر ہیس میں جناب ڈاکٹر حیدر اللہ صاحب سے لے لی تھی۔ اب غالباً اس کی واحد فوٹو انہی صاحب کے پاس ہے۔

## [41]

۲۳ محرم ۱۴۰۳ھ

## محترم و مکرم دام لطفکم

سلام نیاز (سلام روستائی بیغض نیست)۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ عجلت میں ہوں اور ایک زحمت دینے کی جرأت کرتا ہوں۔

آپ لا روں سے واقف ہوں گے جو فرانس کی ایک مشہور الفاظ و اعلام کی قاموں ہے۔ اس کے پبلشنر نے مجھے خط لکھا ہے کہ ”ہم اس میں ابوالاعلیٰ مودودی کا نام شامل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ولادت اور وفات کی تاریخیں مطلوب ہیں۔“

کیا آپ اس بارے میں کچھ مدد فرمائے سکتے ہیں؟<sup>(۱)</sup> پیشگی شکریہ۔

کراچی کے ”پاکستان ہسپاریکل سوسائٹی جریل“ کے اکتوبر نمبر میں میرا ایک مضمون شائع کرنے کا وعدہ ہوا تھا۔ کیا وہ شائع ہوا ہے یا ابھی مطیع ہی میں ہے؟ زحمت معاف فرمائیں۔  
خلاص

محمد حمید اللہ

۱۔ اس بارے میں میں نے مکمل معلومات (۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۴ء) فوری طور پر ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء والے خط میں بھیج دی  
تمیں۔

## [42]

۳ ربیع الأول نور ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زادِ فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نوازش نامہ ملا۔ منون ہوا۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

خدا کرے آپ کی ڈاکٹریٹ کا قصہ جلد بخیر و خوبی طے ہو جائے۔

آپ کو علم ہے کہ مجھے بنا تات سے بھی دلچسپی رہی ہے اور دینوری پر اس سلسلے میں کام بھی کیا ہے۔ اس سلسلے میں صاغانی سے بھی کتاب العباب کی کامل ورق گردانی میں سابقہ رہا ہے۔ کل رات کو اس کا ذکر تاج العروض اور لسان العرب میں مادہ ”غزیدہ“ کے سلسلے میں بھی پایا۔

”وقال الصاغاني هو بالراء [غريد] وقد ذكر أبوحنيفه هكذا وأنشد الرجز:

”هز الصبا ناعم ضالٍ غريداً.“

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب بخیر و عافیت ہوں۔

تمہ: پاکستان ہسپاریکل سوسائٹی جریل کا اکتوبر ۱۹۸۲ء نمبر ممکن ہے نظر سے گزرا ہو۔ معلوم نہیں میرے

ناچیز مضمون سے آپ نے کیا تاثر لیا۔

امقتدر الی اللہ

محمد حمید اللہ

### [43]

۹ فروری ۱۹۸۳ء

مخدوی و محترمی زادِ مجدد کم

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ۔ ۳ ماہ رووال کا خط آج صبح پہنچا۔ ممنونیت اور سرت کا باعث ہوا۔ خدا آپ کو سدا اپنے برکات سے نوازے۔ ڈاکٹری کی مبارکباد۔

اگر زندگی ہے تو جہاں کا آب و دانہ ہوگا کشاں کشاں پہنچا ہوگا۔ دیے جائے تو یہ ہے کہ اب عمر اس کی اجازت نہیں دیتی کہ لمبے سفر کروں۔ اس سے خاص کر زیرِ تھجیل کام بخدا اور معطل ہو جاتے ہیں۔ والامر بیدالله۔

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔ والسلام

نیاز مند

محمد حمید اللہ

### [44]

بسم اللہ الرحمن الرحيم

4, Rue de Tournon,  
Paris VI, France.

۱۵ شعبان ۱۴۷۸ھ

کمری، سلام مسنون۔

بعض اہم ترمذیتوں کی وجہ سے آپ کے عنایت نامے کا جواب آج تک ملتی رہا، مغدرت چاہتا ہوں۔ مؤتمر مستشرقین ایک خانہ بدشش انجمن ہے۔ جو ملک اسے دعوت دیتا ہے وہیں اس کا دفتر (اجلاس مابعد تک) قائم ہو جاتا ہے۔ گزشتہ اجلاس کے معتمد کا پتہ یہ ہے:

Prof Wehr,

Oriental Seminar, University Muster, (West) Germany.

آئندہ اجلاس کے پتے کے لئے روی سفیر کراچی سے خط و کتابت فرمائیں۔

روندادیں چھپتی ہیں لیکن زبان وار نہیں<sup>(۱)</sup>۔ سب مل کر قدیم روندادیں تو اب نہ مل سکیں گی۔

بہرحال ذیل کے پتے سے خط و کتابت فرمائیں:

E.J. Brill Ltd., Booksetters, Leiden, Holland.

امید ہے کہ ہوائی ڈاک استعمال نہ کر سکنے پر آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔

خلاص

محمد حمید اللہ

۱۔ موتور مستشرقین انسیویں صدی میں قائم ہوئی جس کے ایک خاص عرصہ کے بعد اجلاس ہوتے، جن میں مشرقات سے متعلق بلند پایہ تحقیقات پیش کی جاتی تھیں۔ اس کے چند اجلاس کی رواداد جملہ معارف (اعظم گرام) میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم سے نظریں۔ ان دونوں (۱۹۵۶ء) معارف میرے پاس آئی شروع ہوا تھا۔ مجھے مستشرقین کے کاموں سے دوچی پیدا ہوئی، چنانچہ اس انجمن کا پڑھ اور روادوں کے بارے میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھا تھا۔

[45]

۱۴ ربیع المکر ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زادِ فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ سوائے اس کے کیا تمہید  
ہو کہ: کرم ہای تو کرد ما را گستاخ۔

دو چیزیں پوچھنی ہیں:

۱۔ کئی سال ہوئے کسی رسائلے میں بالاقساط ایک مضمون چھپ رہا تھا State letters of calif Umar کیا آپ اس سے دوچار ہوئے ہیں کہ مجھے کچھ تفصیل دے سکیں [گے]<sup>(۱)</sup>؟

۲۔ کیا ایسی کوئی کتاب ہے: Shafiq Bretvi: Muhammd & his glories میں ایک سال قبل کی [ہے]؟

نیاز مند قدیم

محمد حمید اللہ

۱۔ یہ اشارہ تھا احمد فارق (دہلی) کی طرف جنہوں نے "حضرت عمر" کے سرکاری خطوط "شائع کئے تھے۔

[46]

۱۶ شوال ۱۴۰۳ھ

### محترم و مکرم زاد مجدم

سلام مسنون و رحمة اللہ و برکاتہ، سلام روتای بیغرض نیست؟ کیا پھر ایک زحمت دے سکتا ہوں؟  
تفسیر ابن کثیر میں سورہ اعراف کی آیت ﴿اللَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأَمِيَّ﴾ (ج ۲، ص ۲۵۱) میں لکھا ہے:

”وقال الحاكم صاحب المستدرك أخبرنا محمد بن عبد الله البغوي ... عن هشام بن العاص الأموي قال بعثت أنا ورجل آخر إلى هرقل صاحب الروم“

یہاں کتب خانے میں متدرک تو موجود ہے لیکن ناقص۔ اس لئے دو تین گھنٹوں کی ورق گردانی کے باوجود مطلوب حاصل نہ ہو سکا۔ یہ حضرت ابو بکر کی سفارت سے متعلق ہے اور انہیاء کی تصویروں سے بحث ہے جو ہرقل کے ہاں تھیں۔

اگر وہاں متدرک موجود ہو تو غالباً اس کی دوسری یا تیسری جلد میں صحابہ کے اسماء گرامی کا انٹکس ہے۔ اس میں ہشام بن العاص کا نام ہو تو شاید مذکورہ قصہ کا مقام مل جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

اگر آپ کی زحمت فرمائی سے مل جائے تو فبہا درنہ مشقت مطلوب نہیں۔  
خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حیدر اللہ

۱۔ میں نے اس اطلاع کو المستدرک میں بہت خلاش کیا۔ اس میں انٹکس تو نہیں البتہ صحابہ کرام کے اسماء کی نہرست ہے، اسے بغور دیکھا گرہشام بن العاص سے مردی یہ بات کہیں سے نہ ملی۔ البتہ میں نے اسے علامہ نیحقی کی کتاب دلائل النبوة میں بیک واسط الحاکم کی یہ خبر ڈھونڈ لی تھی اور ڈاکٹر صاحب کو مختلف حصہ کا فونو بھجو دیا تھا۔

[47]

۲۵ اگست ۱۹۸۳ء

### محترم و مکرم زاد مجدم

السلام عليکم و رحمة اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا، ممنون ہوا۔ مگر آپ نے بے سود زحمت فرمائی اور بے ضرورت مصارف برداشت فرمائے ہیں: دلائل النبوة للنیحقی سے میں واقف ہوں اور استفادہ کر چکا

ہوں (کوئی پندرہ میں سال پہلے اس کے مخطوطے پہلی بار استنبول میں دیکھے تھے)۔ تصاویر انیاء کے اس قصے کے متعلق میرے ماذد زمانہ وار یہ ہیں: الأخبار الطوال للدینوری، (المستدرک للحاکم!!)، دلائل النبوة لأبی نعیم، دلائل العجۃ للطہقی، ابن کثیر کی تفسیر، تاریخ الاسلام للذہبی، (اور جزء التاریخ الکبیر للنجاری)، اجم الکبیر للطبرانی کو ابھی دیکھا نہیں۔ وہاں امکان ہے آپ کو متدرک میں تلاش کی رحمت رہی، معاف فرمادیں۔ صاحب الفرض مجنون، غرمندی سے آپ کو رحمت دی تھی۔ میں نے پہلی دفعہ اس کا ذکر ۱۹۳۵ء میں اپنے فرانسی مقالہ ڈاکٹری میں کیا تھا۔

آپ نے ریڈیو پر میری شاخوانی کا ذکر فرمایا ہے۔ کراچی کے مسلم ولڈ میں جس دستوری خاکے کا خلاصہ آیا ہے، اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ میری کوئی چیز بھی پسند نہ آئی۔ میرا نام نہ ہوتا لیکن میری تجویزوں میں سے کوئی ایک بھی قبول کی گئی ہوتی تو مجھے لاکھ گنا زیادہ سرست ہوتی، خیر اللہ کی مرضی<sup>(۱)</sup>۔

ستمبر کے اواخر میں ڈربن یونیورسٹی کی مجھ کالے کو ایک دعوت آئی ہے۔ والله المستعان وعليه التکلان.

خدا کرے آپ ہر طرح صحت و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء کی شام کو صدر پاکستان نے ایک خاص طرز حکومت بنانے میں ریڈیو، ٹی وی پر جن مقتنر حضرات کی مدد طلب کی تھی ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب اور علامہ محمد اسد لیوپولڈ کے اسماء گرامی بھی تھے، جس کی اطلاع میں نے ڈاکٹر صاحب کو دی تھی۔

[48]

۵ صفر ۱۴۰۲ھ

محترم و مکرم زاد فیہکم

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ! الدراسات الاسلامیہ کا تازہ شمارہ ابھی ابھی آیا ہے۔ اس میں آپ کا مقالہ جالب نظر تھا۔ آپ نے بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصدق جو مخطوط شائع کیا ہے اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں<sup>(۱)</sup>۔ ابن فارس کے خیالات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن ہماری سلف کی قیمتی تحقیقات کو تاتاریوں اور فرنگیوں نے جس بے دردی سے ضائع کیا، ان کے جلتے گھر میں سے

آپ نے ایک اور بہو نکال لیا۔ جزاں اللہ خیر۔ ترجمہ قرآن کے سلسلے میں مجھے خود اس مسئلے سے  
نبیثنا [نبنا] رہا اور رہے گا۔

۱۔ کیا آپ کو ایک نئے زحمت دے سکتا ہوں؟ ایک مشہور کتاب ہے: Eclipse of Christianity in Asia لیکن مولف کا نام یاد نہیں آ رہا ہے کہ کتب خانہ جا کر دیکھ سکوں۔ کیا آپ اس میں کچھ مدد دے سکتے ہیں؟ (یعنی مولف کا نام)۔

۲۔ اسی طرح کیا آپ کے ذہن میں تبلیغ اسلام کی قدیم کوششوں پر کوئی کتاب یا مقالہ ہے؟ آرڈنل کی پرنسپنگ سے میں واقف ہوں۔

۳۔ میری حیرت کتاب ”امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی“ کا نیا اڈیشن عرب سے سے کراچی میں مطبع میں ہے۔ کیا وہ کتاب چھپ گئی ہے؟ ہمارے ناشر اب اتنے مشغول ہیں کہ جواب کی بھی فرست نہیں پاتے۔

۴۔ آخری چیز: اکتوبر ۱۹۸۳ء کے جریل پاکستان ہشاریکل سوسائٹی میں آپ نے میرا مضمون جنگ جمل و صفين پر دیکھا ہوگا۔ اس میں طباعتی غلطیاں تھیں۔ کیا ان کو اس کے بعد کے کسی شمارے میں چھاپا ہے؟ اگر غلط نامہ چھاپا ہو تو اس صفحے کی فوٹو کاپی کیا بھیجی جا سکتی ہے؟ ولی ممنونیت کا باعث ہوگا۔ اسی رسائلے کے شاید آئندہ نمبر میں ”تحریری وصیت نامہ نبوی“ پر بھی کچھ خیال آ رائی کی ہے (۲)۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے ابن فارس لغوی (م ۱۹۵۲ھ) کا یہ برسال ”افراد کلمات فی القرآن“ ایڈٹ کر کے۔ الدراسات الاسلامیہ (جلد ۱۸) ش ۳، می۔ جون ۱۹۸۳ء) میں چھاپا تھا۔

۲۔ یہ جلد معلومات ذاکر صاحب کو بیجع دی گئی تھیں۔

[49]

۱۷ صفر ۱۴۰۳ھ

محترم و محترم خلفکرم اللہ و عاصم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عایت نامہ ملا۔ سخت تاسف ہوا کہ پھر یہ ایک حادثہ خاندان میں پیش آیا ہے۔ خدا جلد صحت عاجله و کاملہ عطا فرمائے (۱)۔ میں شرمende ہوں کہ آپ کے زحمت کا باعث بنا۔ میرے سوال کو کوئی

اہمیت نہیں ہے۔ اسے بھلا دیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ میرے بڑے بچے نور الصباح سلطان کا بازو دوسری مرتبہ ثوٹ گیا تھا، اس سے قبل اس وقت توڑا تھا جب ڈاکٹر صاحب سن ۱۹۸۰ء میرے گھر تشریف لائے تھے۔

[50]

کلم ربيع الآخر ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته۔ میں گزشتہ خط کے بعد سے آپ کو لکھنے اور بچے کی صحت کی خبر پوچھنے سے بچکاتا رہا کہ آپ کی مشغولیتوں میں مزید غیر ضروری بار ڈالنا تھا۔ آخر آپ ہی نے زحمت فرمائی۔ جزاکم الله احسن الاجراء۔ اطمینان ہوا کہ بچہ رو بہ صحت ہے۔ خدا آپ کے سایہ عاطفت میں اسے حسنات داریں عطا فرمائے۔ آپ کا مرسل غلط نامہ بھی ملا۔ دلی ممنونیت کا باعث ہوا۔ دیگر چیزوں کے لئے زحمت کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہے۔

شاید جڑیں پاکستان ہماریکل سوسائٹی کا اکتوبر نمبر نظر سے گزرا ہو۔ اس میں ”تحریر وصیت نبوی“ کے متعلق کچھ معلومات جمع کئے ہیں۔

کوئی کار لائقہ ہو تو یاد سے شاد فرمائیں۔ میں نے شرح السیر الکبیر للمرخی کا فرانسی ترجمہ (۳۰۰۰ صفحوں میں) کیا تھا۔ الحمد للہ اسے انقرہ نے قبول کر لیا ہے اور پروف آنے لگے ہیں۔ انہیں بھی بنانا ہے۔

آپ کے پیش نظر مضمون ”عہد رسالت میں عربوں کا لسانی ماحول“ کا بعج تو یہ ہے کہ مفہوم پوری طرح سمجھ نہ سکا۔ پروفیسر Fuck کی کتاب ”العربیہ“ سے یقیناً آپ واقف ہوں گے۔ ایسے حوالے ملتے ہیں کہ قبائل کی بولیوں میں فرق تھا (ابو ہریرہؓ کا مدیر سکین کا قصہ آپ جانتے ہیں) یقیناً نثر اور نظم کی بولیوں میں بھی فرق تھا۔ اگر مفہوم بہتر سمجھ سکوں تو شاید کچھ معلومات عرض کر سکوں۔ ایک دفعہ ارادہ کیا تھا کہ عہد نبوی کے سبب و شتم کو بھی جمع کروں<sup>(۱)</sup>۔

خدا کرے دہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔ احباب کو سلام

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ”عبد رسالت میں عربوں کا لسانی ماحول“ پر ایک مضمون لکھنے کے لئے راہنمائی طلب تھی، اس مضمون کو ڈاکٹر جواد علی نے تاریخ العرب قیل الاسلام میں تفصیل سے اس کتاب کی جلد ۸ میں لکھا ہے۔

[51]

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۳ھ

محترمی زادِ لطفکم

السلام عليکم ورحمة الله وبرکاته، ۲۱ جنوری کا عنایت نامہ ابھی ابھی ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔  
وزارت خارجہ کے پاس سے تو خط نہ آیا۔ آپ کی مرسل نقل اپنے وصیت نامے میں داخل کرنے کے  
لئے مسجد ۱۹- 39, Rue de Tanger, Paris کو ان شاء اللہ دے رہا ہوں<sup>(۱)</sup>۔

زاید صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کی اطلاع کے متعلق دلی شکریہ۔ اگر مصارف ڈاک وغیرہ  
مجھ سے قبول کئے جاتے ہیں تو ضرور ایک نوٹ سندھری ڈاک سے بھیج دیجئے۔ تین چار ماہ میں پہنچ  
جائے گا، پہنچنی شکریہ عرض ہے۔

ایک نوجوان جاپانی لڑکی الحمد للہ مسلمان ہو چکی ہے اور یہاں آ کر ”اسلام جاپان میں“ پر مقالہ  
تیار کر رہی ہے۔ کیا آپ کے ہاں اس موضوع پر کوئی معلومات یا کتابیات ہیں<sup>(۲)</sup>؟

خطکم اللہ وعافاً کم۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ اپر خط نمبر ۳۹ میں اس امر کا ذکر آیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے ہاں موجود مائکروفلووں کو ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب  
خانے میں دینے کے بارے میں وصیت کرنا چاہتے تھے، جس کے ضمن میں کارروائی مکمل کرا دی گئی تھی۔ یہ اسی سے متعلق خط

۲۔ میں نے ”جاپان میں اسلام“ سے متعلق جاپان میں ایک دو اداروں کو لکھا تھا، جن کی طرف سے آمدہ معلومات اپنے خط محررہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر صاحب کو بھوا دی تھیں۔ موری مولو کی کتاب اور جاپانی مسلمانوں کے ایک رسالہ Forum کی اطلاع بھی دی تھی۔

## [52]

۲۱ جمادی الآخرہ ۱۴۰۳ھ

### محترم و مکرم زادِ محمد

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ مل گیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ان شاء اللہ زاید صاحب کا ترجمہ قرآن مجید کچھ عرصے میں مل جائے گا۔ پیشگی شکریہ پیش ہے۔ لیکن بہ منت التجا ہے کہ اس کے ہدیے اور مصارف ڈاک سے مطلع فرمائیں۔ اس کے بغیر تا زیست خلش و خلجان بھی رہے گا اور آئندہ پھر کسی ضرورت کی آپ کے ذریعے سے تمجیل کرانے کی جہالت بھی نہ کر سکوں گا۔ باقی یہ آپ کا اختیار ہے کہ اسے وہاں وصول فرمائیں یا کہیں اور کسی کو دلوائیں۔ براہ کرم اس کو اہماں میں نہ ڈالئے۔ بہ منت التجا ہے اور جلد سے جلد تاکہ زندگی ہی میں اسے فرض کی ادائی سے فارغ ہو جاؤں۔

کیا وہاں عبد اللہ یوسف علی مرحوم مترجم قرآن کی تاریخ وفات کا پتہ چل سکتا ہے؟

کل ایک عجیب چیز معلوم ہوئی۔ آپ کو بھی حصہ دار بناتا ہوں۔ ڈیج زبان میں مذہب (Religion) کے لئے لفظ ہے: (Gods، dienst، خدا، خدمت) جو نماز کے لئے زیادہ موزوں ہے لیکن وہ دین کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حیرت اس پر ہوئی کہ عربی میں، قرآن مجید میں بھی ایسا ہی ہے: سورہ ہود نمبر ۸ آیت نمبر ۷۸ میں ﴿اَصْلُوتُكَ تَامِرُكَ أَنْ تُنْتَرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤْنَاهُ﴾ یہاں صلاة کا ترجمہ نماز کچھ بتا نہیں۔ میں نے اپنے فرانسیسی ترجمے میں جھجکتے ہوئے Cult ترجمہ کیا تھا۔ اب تو جی چاہ رہا ہے کہ Religion ہی دے دوں۔ ربنا إهْدُنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ گویا جزء کو کل کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً ﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرَاكِعِينَ﴾ میں بھی صرف رکوع مراد نہیں پوری نماز مراد ہوتی ہے۔

کوئی کار لائچہ؟ ان شاء اللہ پچھے اب چنگا ہو چکا ہو گا۔

حفلہم اللہ و عافا کم۔

نیاز مند

محمد حیدر اللہ

[53]

۲۵ جمادی الآخرہ ۱۴۰۳ھ

### محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرم نامہ مل گیا۔ خدا آپ کو جزاۓ خیر دے۔ میں ہماری آپ کی بھائی رجیحتی "کاکیو" کو اس کی اطلاع دے رہا ہوں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اس سے ناواقف نہ ہوگی۔ وہ غیر مطبوعہ انگریزی کتاب کے مولف موری مولو سے واقف ہونا بیان کر چکی ہے<sup>(۱)</sup> (میں بھی ان صاحب سے جو نو مسلم ہیں ٹوکیو میں مل چکا ہوں)۔ اگر آپ ٹوکیو کو رسی شکریہ نامہ لکھیں تو آپ ان سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے علم میں Forum سے پہلے کا ایک اور انگریزی مامنہ Greenflag بھی ہے۔ وہ بھی زیادہ عرصہ زندہ نہ رہا۔ مگر دلچسپ معلومات کا حائل تھا۔ (میرے بھی شاید دو مضمون اس میں چھپے تھے)۔

الحمد للہ آج اپنے فرانسی ترجمہ قرآن کے پروف واشینٹن کو واپس کر چکا ہوں۔ الحمد للہ یہ تیرہواں اڈیشن ہے اور اب الحمد للہ ذریحہ لاکھ سے زیادہ نسخے ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ۔ کہاں میں اور کہاں یہ افضل الہی!

منتظر ہوں گا کہ زايد صاحب کے ترجمہ قرآن کے مصارف سے جلد مطلع فرمائیں۔ اس کی ایک ضرورت یوں بھی ہے کہ پاکستان میں ایک صاحب کو کچھ رقم بھیجنی ہے۔ وہ بھی آپ کو بھیج دوں گا آپ منی آرڈر سے روانہ فرماسکیں گے اور میں بک کے مصارف دو کی جگہ صرف ایک دفعہ ادا کروں گا اور اس کا ثواب بھی آپ ہی کو ملے گا<sup>(۲)</sup>۔

محنف مکلوں میں مقامی مطبوعات کی سلطنت فہرستیں بھی ہیں۔ تکمیل پاکستان میں بھی اس کا بندو بست ہوا ہے؟

قوی زبان (کراچی) جنوری ۱۹۸۳ء صفحہ ۹۳ کے مطابق المعرف لاہور مارچ ۱۹۸۳ء میں ضیاء الدین لاہوری کے مضمون "فورٹ ولیم کالج کا ترجمہ قرآن مجید" کا ذکر ہے۔ اس میں کیا لکھا ہے؟

اگر مترجم کا نام اور ترجمے کی زبان اور تاریخ تالیف کا ذکر ہو تو زحمت ہوگی اگر بغیر کسی عجلت کے کسی آئندہ نوازش نامے میں ذکر فرمائیں۔ جزاکم اللہ فی الدارین خيرا۔

خدا کرے اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

- ۱۔ خط نمبر ۵۵ میں دریافت طلب ”جاپان میں اسلام“ سے متعلق کسی کتاب یا بلوغ رانی کا ذکر کیا تھا، اس کی طرف اشارہ ہے۔
- ۲۔ ڈاکٹر صاحب کو جو زاید کے ترجمہ قرآن کا نسخہ بھیجا تھا، اس کا بھی دینے میں شدید خواہش مند تھے، میں نے اس خدمت کو شرف سمجھتے ہوئے یہ بھی قول نہیں کیا تھا۔ آپ نے پھر لکھا تو الامر فوق الادب کے تحت میں نے ڈاک خرچ کے پانچ روپے بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ کیونکہ ترجمہ قرآن کا یہ نسخہ ہمیں لیبا سفارت خانے سے ہبہ ہے ملا تھا۔
- ۳۔ ڈاکٹر صاحب کو بتا دیا گیا تھا، فورت ڈیم کلکٹر والے ترجمہ قرآن میں ایک نہیں زیادہ جھرات نے حصہ لیا تھا جن میں بہادر علی حسین، مولوی فضل اللہ، کاظم علی جوان، بہت نمایاں تھے۔

## [54]

۱۹ رب ج ۱۴۰۲ھ

محترم و مکرم کفراللہ فینا امشکلم

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا اور کہہ نہیں سکتا کتنا ممنون و مسرور ہوا۔ فورت ڈیم (فرنگیوں) کے ترجمہ قرآن کی کوشش سے بڑی عبرت ہوئی۔ ہم تو آج بھی اس معیار سیاست پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔

آپ سے نرم بھی، گرم بھی لا کر دیکھا۔ ہار مانتا ہوں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا کرے مرسلہ نسخہ قرآن دیر سوری حفاظت سے مل جائے۔ ڈاک پر ڈاکہ اب بیہاں بھی شاذ نہیں معتاد ہو چلا ہے۔ خدا ہدایت دے۔

عبداللہ یوسف علی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات کی اطلاع پر دلی شکریہ۔ میں نے اپنے ترجمہ قرآن مجید کے مقدمے میں فرنگی تراجم کی جو فہرست دی ہے، اس میں اب مترجم کی ولادت و وفات بھی حتی الامکان دے رہا ہوں۔ (۱۳) وال اڈیشن فرانسیسی میں آج کل واشنگٹن میں بعض ہا معلوم کرم فرما چھاپ رہے ہیں۔ اس میں اضافے کا اب وقت نہیں رہا، بہر حال آپ کا دلی شکریہ۔

یاد نہیں آپ سے پوچھا تھا یا کسی اور سے، فرنگی ملکوں میں، اور اب خود ہندوستان میں مطبوعات ملک کی سالانہ فہرست چھپتی ہے۔ معلوم نہیں پاکستان میں اس کا آغاز ہوا یا نہیں۔ جدید تراجم قرآن کی تلاش میں اس سے مدل جاتی ہے۔ اگر وہاں تاحال نہیں ہے تو آپ سفارش کر سکتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔ (ترکی میں بھی ہے)۔

اطمینان ہوا کہ صلاۃ کا ترجمہ دین و آئین (سورہ ہود میں) آپ کی رائے نامناسب نہیں ہے۔  
والحمد للہ۔ خدا آپ اور اہل و عیال کو خیر و عافیت سے رکھے، بچے کو مبارکباد۔

طالب دعا

محمد حمید اللہ

۱۔ آپ کا مقصود National Bibliography ہے، جو پاکستان میں ۱۹۶۳ء سے چھپ رہی ہے۔

## [55]

۲ شعبان ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زادِ مجید

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آج صبح کی ڈاک میں محمد زايد صاحب کا ترجمہ قرآن مجید پہنچ گیا۔ خدا آپ سب کو جزاً خیر دے۔ سرسری نظر میں یہ معلوم ہوا کہ پکھال وغیرہ کی چوری ہے اور مقصد تجارتی، کوئی علمی قیمت نظر نہ آئی۔ خیر دنیا کی غرض ہی سے سہی کم از کم قرآن مجید کو ایک آدم بار پڑھ لیا ہوگا۔

ایک رحمت دیتا ہوں اگر ممکن ہو، مالا طلاق نہ ہو: آپ کے سرکلیشن نیجر صاحب سے ٹیلیفون پر فرمادیجھے کہ آج رسالہ دراسات کے عربی اڈیشن کے دونہر جو ایک ہی بنتے میں بھیجے تھے پہنچ گئے۔ چند دن قبل انگریزی اڈیشن<sup>(۱)</sup> بھی آیا تھا اور حسب طلب اس کی رسید بھیجی تھی۔ دلی شکر یہ۔

خدا کرے آپ سب وہاں خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے تیوں رسالے بالذات اور مختلف مضمائن کے حال ہوتے ہیں، یہ آپس میں ایک دوسرے کا اڈیشن نہیں ہیں۔

[56]

۱۹ شعبان ۱۴۰۲ھ

### محترم و مکرم زاد مجید کم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، عنایت نامہ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ افسوس تو ہوا لیکن حیرت نہیں کہ میں نے ”تقریباً ذیزد صخوٰ“ میں لکھا ہے۔ آپ کا استبطاط بالکل صحیح ہے۔ ”ذیزد سو“ مقصود تھا۔

میں نے جرمنی کو لکھ دیا ہے کہ وہ راست آپ سے خط و کتابت کریں تاکہ وقت بچے۔ میرے توسط سے کہانی بھی ہو جاتی ہے۔ وہ کیا فیصلہ کریں گے، میں نہیں جانتا۔ میں نے انہیں لکھا ہے کہ وہ آپ کو انگریزی نسخہ بھیجیں تو بہتر ہے۔ مجھے عرب مترجموں پر ذرا کم ہی اعتماد ہے۔ خدا میری بدگمانی کو معاف کرے<sup>(۱)</sup>۔

خدا ہمارے نئے نئے بھائی کو سعادت اور عمر عطا فرمائے تاکہ وہ آئندہ صدی کا مجدد بن سکے۔  
خدا آپ سب کو بھی صحت و عافیت سے رکھ۔ آپ کی کرم فرمائیوں سے میں سر اٹھا نہیں سکتا۔

کورمیں نے سعدی کے یہ اشعار نقل کئے ہیں:

If the sword of your anger puts me to death  
My soul will find comfort in it  
If you impose the cup of poison upon me  
My spirit will drink the cup  
When on the day of resurrection  
I rise from the dust of my tomb  
The performance of your love  
Will still impregnate the garment of my soul  
For ever though you informed me your love  
You have given me vision of you  
Which has been the confidant of my hidden secret.

کیا یہ بوستان میں ہے؟ میری بھتیجی مجھ سے ان کی فاری اصل مانگ رہی ہے۔ کرم ہائی تو کرد مارا گستاخ۔

خطّلکم اللہ و عافاً کم۔

نیاز مند  
محمد حید اللہ

۱۔ کسی کتاب کا ترجمہ طلب کیا تھا، اس وقت یاد نہیں۔

[57]

۸ شعبان ۱۴۰۳ھ

### محترمی زادِ مجدهم و فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کوشش کرتا ہوں کہ آپ کو زحمت نہ دوں لیکن مشیۃ اللہ غالبتہ !  
معاف فرمائیں۔ آج سے پھر ایک الہوازی بھائی جمیع سے ملنے آئے۔ انہوں نے جمنی میں ایک  
دارالاشراعت قائم کر رکھا ہے۔ بظاہر نیک نیت معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہودی انسل  
کیونٹ روٹرگارڈی نے حال میں پاریس میں اسلام قبول کیا ہے اور یہودیوں کے عزادام کے خلاف  
ایک کتاب شائع کی ہے (تقریباً ذیڑھ سو صفحوں میں) جو یہاں بازار سے تقریباً غائب ہو گئی ہے۔  
ذکور ناشر ڈاکٹر عبدالقدیر صحراوی اس کا اردو ترجمہ کرانا اور چھپوانا چاہتے ہیں۔

۱۔ کیا یہ کتاب اردو میں آ جھکی ہے؟

۲۔ کیا اس کا کوئی موزوں صاحب، معاوضہ لے کر، اردو ترجمہ جلد کرنے [کے لئے] میں گے؟  
چاہے انگریزی سے یا عربی سے یا فرانسی سے<sup>(۱)</sup>۔ امید کہ مکان میں سب خیر و عافیت ہو گی،  
بہ افضل الہی۔

نیاز مند  
محمد حید اللہ

۱۔ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی میں بھی ہوا تھا مگر عنوان کا پچھہ نہیں چل سکا۔

## [58]

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

مخدوم و محترم زاد فیضکم

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ۔ ان شاء اللہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ رمضان مبارک،  
عید مبارک۔

دوستوں کو زحمت دیا کرنا، مقتضاۓ طبعتش ایسیت! بے بس ہوں اور صاحب الغرض مجذون۔

آج کراچی کے قومی زبان کا شمارہ اپریل آیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ المعارف، لاہور مورخہ  
اگست ۱۹۸۳ء میں کلیم اختر صاحب نے قرآن حکیم کے کشمیری تراجم پر (ص ۳) پر ایک مضمون لکھا ہے  
کیا اس [کے] مندرجات سے کسی فرصت میں مجھے آگاہ فرمائیں گے؟ ممنون اور شکرگزار ہوں گا۔

میرے ہاں کے حقیر ذخیرے میں ایک ترجمہ سورہ فاتحہ کو ہستانی زبان میں بھی ہے۔ کیا یہ کوئی  
خاص زبان ہے، یا کسی اور زبان [کا] ہی دوسرا نام ہے؟

کسی کار لائقہ سے یاد فرمائیں شاد فرمائی ہوگی۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

## [59]

۱۹ شوال ۱۴۰۳ھ

مخدوم و محترم زاد فیضکم

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مضمون کا دلی شکریہ!

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب صحت و عافیت سے ہوں۔ آج ہی ناشر کے پاس سے  
اطلاع آئی ہے کہ میری تالیف Six originaux des lettres du Prophète کی کپوزگ شروع  
ہو گئی ہے۔ اس کا پہلا حصہ عربی خط کی تاریخ پر ہے۔ پھر ہر ہر اصل مکتب مبارک پر بحث ہے۔  
ان شاء اللہ گزرانو گا (۱)۔

پیری و صد عیب مگر الحمد للہ علی کل حال۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ اس کتاب کا ایک نظر یقیناً ڈاکٹر صاحب نے چھپنے پر مجھے ارسال کیا تھا، مگر مجھے نہیں ملا، وہ ڈاک کی نذر ہو گیا تھا۔

[60]

۱۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء

محترم و مکرم زادِ محمد کم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ ممنون ہوا۔

اتفاق سے پرسوں یہاں بھی ایک عراقی عیسائی خاتون کے ہاں تفسیر رازی مل گئی اور تلاش میں مجھے بھی وہی معلوم ہوا جو آپ کو۔ معلوم نہیں سریں نے کس ماذد سے لکھا ہے<sup>(۱)</sup>۔ واللہ المستعان۔ آپ زحمت نہ فرمائیں، میں شرمندہ ہوں۔

جن صاحب نے کاروی کی کتاب کے ترجیح کے متعلق دریافت کیا تھا، آپ کے جواب کے بعد انہوں نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے آپ کو زحمت دی تھی، معافی کا خواستگار ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ اس سے پہلے والے کسی خط میں (جو میرے کاغذات میں کہیں گم ہے) سورہ کہف میں حضرت عبادہ بن الصامت سے متعلق ایک واقعہ کا ذکر سریں احمد خان نے اپنی کسی تالیف میں کیا ہے، اس کے دیے ہوئے حوالے کی تھیں کی خاطر مجھے لکھا گیا جس کا جواب میں نے اپنے خط محرومہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء میں یوں دیا ہے: ”سورہ کہف سے متعلق جس واقعہ کے بارے میں آپ نے مفاتیح الغیب سے حوالہ تلاش کرنے کے لئے فرمایا تھا اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ حصہ تفسیر ہمارے ہاں موجود مفاتیح الغیب کی پانچویں جلد میں ہے۔ میں نے تمام سورہ کی تفسیر پر نظر دوڑائی ہے مگر وہ واقعہ جو حضرت عبادہ بن الصامت کی زبانی ہے، کہیں نظر نہیں آیا۔ غالباً یہ واقعہ سریں احمد خان نے اگر مفاتیح الغیب سے ہی لیا ہے تو کسی اور حصے سے لیا ہے، یا پھر کسی اور کتاب سے۔“

[61]

۲ صفر ۱۴۰۵ھ

### محترم و مکرم زاد طفکم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔ هفت بھر ہوا کرم نامہ ملا اور باعث تکفیر ہوا تھا۔ اس اثناء میں میرے علیینے بھی آپ کو مل گئے ہوں گے۔ ڈاک ہے کہ کچھ پوچھنے نہیں اور آپ کی کرم فرمائیاں ہیں کہ بے انتہا۔ حظکم اللہ وعاقم۔ میں نے آپ کی "نبیت" غازی صاحب سے اس لئے کی تھی کہ آپ کا سکوت غیر عادی سا تھا<sup>(۱)</sup>۔

حضرت عبادہ بن الصامت کی روایت نہ معلوم سرسید نے کہاں سے لکھی، تلاش جاری ہے۔ اسے جو علمی اہمیت ہے وہ ہویدا ہے۔ وہ سفارت میں ایک رکن تھے اور سفر کے حالات اور وہ سے نہیں، بلکہ آپ بیتی کے طور بیان کر رہے ہیں۔ کسی دن کتب خانہ جا کر مند احمد بن خبل میں باب عبادہ بن الصامت<sup>(۲)</sup> میں تلاش کروں گا۔ شاید وہاں ہو اس روایت کے اچھے واقف مصطفیٰ عظی صاحب ہیں مگر انہیں جواب کی فرصت نہیں ہوتی، اس لئے ان کو تکلیف دینی نہیں چاہتا۔

آپ کو یہ سن کر مسرت ہو گی کہ ایک انگریز مستشرق مرحوم پکھمال صاحب<sup>(۳)</sup> کی سوانح عمری لکھ رہا ہے تاکہ مرحوم کی وفات کی پچاس سالہ سالگرے کے موقع پر اسے شائع کرے۔ مجھے جو شخصی معلومات تھے دئے۔ شاید آپ کے ہاں بھی کچھ معلومات ہوں۔

خدا کرے اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔

خادم  
محمد حمید اللہ

۱۔ حوالہ جات کی تلاش میں کچھ وقت لگ گیا تھا، جس کی وجہ سے جواب میں دری ہوئی تو ڈاکٹر صاحب نے میرے اس سکوت کا ذکر جناب محمود احمد غازی صاحب سے بھی کیا تھا۔

۲۔ ہمارے ہاں مرحوم پکھمال سے متعلق جو معلومات تھیں، وہ بھیج دی گئی تھیں۔

[62]

۲۰ مارچ [۲۶ جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ]

### مندوم و محترم زاد مجدم

السلام عليکم ورحمة الله وبركاته۔ آپ کا ۹ مارچ کا عنایت نامہ پہنچا۔ ممنون بھی ہوا اور شرمندہ بھی

کہ آپ کو زحمت دی۔ میرا گمان تھا کہ مطلوبہ رسالہ آپ کے ہاں آتا ہو [گا]۔ اب مزید زحمت نہ فرمائیں۔ اسے قطعاً کوئی اہمیت نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

غالباً آپ جامعہ میں بھی کتب خانے کے ناظم ہیں۔ خدا آپ کو برکت دے اور آپ کا فیض بھی روز افزول ہو۔

اگر پاکستان میں اردو، انگریزی یا دیگر زبانوں میں قرآن مجید کے نئے ترجیح چیزوں تو ان شاء اللہ اس خادم کو آپ یاد رکھیں گے۔

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔

خادم

محمد حمید اللہ

۱۔ میرے ہاں ڈاکٹر صاحب کے اب غیر موجود خط میں کسی مجلے سے کچھ معلومات طلب کی تھیں، مگر اس ضمن میں مقصود نہ پا کر ڈاکٹر صاحب نے یہ خط تحریر کیا تھا۔

[63]

۱۴۰۹ھ

حمدوم و محترم زاد مجدهم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خیر و عافیت کا طالب۔ خدا صدر ضیاء الحق صاحب اور ہمراہوں کو بخشنے۔ سخت صدمہ رہا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا ۲۳ اپریل ۱۹۸۸ء کا کرم نامہ ملا تھا۔ میں نے اس کی فوراً رسید بھی گزرانی تھی۔ اب تک انتظار کرتا رہا کہ ایسا فرمودہ تھے (اردو تراجم قرآن) (۱) آئے تو مستفید ہوں۔ اب مجبوراً عرض کرتا ہوں کہ اس پر ڈاک میں ڈاکہ پڑا ہے۔

آپ الحمد للہ اپنے فن کے ماہر ہیں اور میں مبتدی بھی نہیں کہ آپ کی زیر تالیف مجمع المطبوعات العربیہ فی شبہ القارۃ، کے متعلق آپ کو مشورہ دوں یا دے سکوں۔ بارک اللہ فی مساعیکم۔ [مولف تو مذکورہ مقام پر ہو لیکن کتاب چھپوائی ہو مصر میں، اس کا کیا حشر ہوگا؟] -

آج آپ کو ایک زحمت دیتا ہوں۔ ممکن ہو تو مدد فرمائیں۔ آپ کے ہاں کا رسالہ Islamic Nazeer A. Siddiqui, جلد ۳۶، نمبر ۳ ابھی آیا ہے۔ اس میں صفحہ ۳۷۳ پر

Mohammad SAW the Last Messeger کراچی ۱۹۸۳ء، کی تقدیم کرتے ہوئے حسن قاسم مراد صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب مذکور پر میں نے پیش لفظ لکھا ہے۔ مجھے بالکل یاد نہیں کہ میں نے ایسی کوئی چیز لکھی ہو۔ اور یہ بھی یاد نہیں کہ اس کا کوئی نسخہ مجھے بھیجا گیا ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مذکورہ پیش لفظ کی آپ مجھے ایک فوٹو کاپی روانہ فرمائیں، ممنون اور شکرگزار ہوں گا<sup>(۱)</sup>۔

ایک مزید زحمت یہ دینی ہے کہ کچھ عرصہ قبل مجھے اردو ”فکر و نظر“ کی طرف سے ایک خط آیا تھا کہ اس میں کسی صاحب نے میری کتاب خطبات بہاؤ پور کے ایک جزو (حضرت ام ورقہ کی مسجد میں امامت) پر اعتراض کیا ہے اور مجھ سے جواب مانگا تھا کہ اصل کے ساتھ یہ جواب بے یک وقت چھاپے جائیں۔ کیا فکر و نظر شائع ہو رہا ہے؟ کیا وہ نمبر نکل چکا ہے جس میں مذکورہ مضمون ہوں<sup>(۲)</sup>؟ ان شاء اللہ آپ کے اہل و عیال اور عزیز بچے خیر و عافیت سے ہوں گے۔ کار لائئے کی یاد سے شاد فرمائیں۔ الحمد للہ میرے فرانسی ترجمہ قرآن مجید کا پندرہواں اڈیشن آج کل مطبع میں ہے اور اس دفعہ ناشر ایک لاکھ نسخے نکالنا چاہتا ہے۔ بارک اللہ فیہ والحمد للہ علی احسان۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

(۱) کچھ عرصہ قبل میں اپیں گیا تھا۔ مطبوعہ گائٹ میں لکھا تھا: ”اپیں کی ڈاک بہت عمدہ ہے لیکن کوئی بھی اہم چیز ہوتا تو اسے رجڑ ڈاک سے بھیجنیں“۔ یہ دو ناگلوں والا جانور بدلتا نہیں!

۱۔ میں نے اس کتاب کے پیش لفظ کا فوٹو ڈاکٹر صاحب کو بھیجا تھا جس پر ڈاکٹر صاحب کو اس غلط انتساب پر سخت صدمہ ہوا تھا۔

۲۔ اس صفحہ میں جواب دیا گیا ہے۔

## [64]

کیم صفر ۱۴۰۹ھ

محترم و مکرم

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ، کل شام کی ڈاک میں ”قرآن کریم کے اردو ترجمہ“ نام کی کتاب ملی۔ ممنون بھی ہوا اور متاسف بھی کہ آپ کو دو دو مرتبہ کتاب بھیجنی پڑی۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

اس پر کچھ لکھنے کو تو وقت لگے گا۔ سرسراً ورق گردانی پر دیکھا کہ صفحہ ۱۶ پر آپ نے ۱۳۰۷ء میں پندرہویں صدی کو (۹۳ سال قبل از وقت) ختم فرمادیا ہے۔ پندرہویں صدی ۱۳۰۱ء میں شروع ہوئی ہے<sup>(۱)</sup>۔

آپ نے ایک ہی کتاب کی مختلف جلدیوں پر نمبر کو بدل دیا ہے۔ مجھے اس طرح ”تعداد بڑھانے“ سے بہ ادب عدم اتفاق ہے۔

علوم ہوتا ہے کہ آپ میری ”القرآن فی کل لسان“ کے صرف نام سے واقف ہیں۔ اسے کبھی دیکھا نہیں ماغذہ و مراجع میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اپنے ذاتی نسخے کی دوچار دن میں فوٹو کا پیاس نکلا کر ان شاء اللہ خدمت میں گزارنا ہوں<sup>(۲)</sup>۔

نذرِ صدیق صاحب کی کتاب کے اوراق بھی ملے، ممنون ہوا۔ مجھے ۹۹۶۹ فیصد یقین ہے کہ یہ فرضی چیز ہے۔ کیا آپ ان سے واقف ہیں۔ ان کا پتہ کیا ہوگا؟ اس کو بے نقاب کرنے سے قبل اطمینان کر لیتا چاہتا ہوں۔ عمر رسیدی کے باعث بھلکل ضرور ہو گیا ہوں لیکن نہ اتنا کہ اپنے آپ کو بھی نہ پہچان سکوں۔ *وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهُوَ الْهَادِيُ إِلَى الرُّشَادِ*.

آپ کی قدردانی کی خبر سے حقیقی دلی مسرت ہوئی، خاص کر اس لئے کہ وہ مصر سے ہوئی ہے<sup>(۳)</sup>۔

افسوں ہے کہ قاضی خاں کی ادب امفتی سے میں بالکل واقف نہیں۔ آپ کی اشاعت پر ان شاء اللہ مستفید ہوں گا۔ موضوع سے مجھے بڑی وچھپی ہے<sup>(۴)</sup>۔

قصور معاف: واقعہ (ھ سے) اور موقع (بغیر ھ کے) ہونا چاہئے، نہ کہ موقع۔

عجلت میں ہوں۔ کسی سوال کا جواب چھوٹ گیا ہو تو قصور معاف کرتے ہوئے مکر تحریر فرمادیں۔

*حفظکم اللہ و عافاً کم۔*

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ میری کتاب قرآن کریم کے اردو ترجمہ، مطبوعہ مقتدرہ قوی زبان اسلام آباد ۱۹۸۷ء کے مقدمہ (ص ۱۶) میں غلطی سے

- چودھویں صدی ہجری کی بجائے پدر چودھویں چھپ گیا تھا۔
- ۲۔ آپ نے "القرآن فی کل لسان" کا ایک فٹو سٹیٹ نسخہ مجھے ارسال کر دیا تھا۔
- ۳۔ میری تحقیق کردہ کتاب "ظلق الانسان فی اللخ" تالیف الحسن بن احمد بن عبدالرحمن جو مسجد اکھو طات العربیہ (تب الکویت) سے چھپی، ۱۹۸۶ء میں چھپی تھی، اسے مجمع اللخ العربیہ، القاهرہ کی طرف سے سال کی بہترین تحقیق کا انعام دیا گیا تھا، جس کی اطلاع ڈاکٹر صاحب کو میں نے دی تو بہت خوش ہوئے۔
- ۴۔ اس سے مقصود ہے میری تحقیق کردہ کتاب "الفقہ النافع تالیف ابی القاسم محمد بن یوسف المسر قدمی" جسے ادارہ تحقیقات اسلامی نے سن ۱۹۹۶ء میں شائع کیا ہے۔
-